یہہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کو روز بازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار ہذا معہ محصول ڈاک

سالانہ... ششماہی

عوام سے ..... ے ر... للہ ر

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق.. للہ ر... ۱۱

بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونے کا پرچہ آدھ آنے کا ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔ +

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی

مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کی جائین گی اعلےٰ درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جاوے گا۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجا جائے ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا۔ +

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

نمبر ۴۹ | امرتسر مورخہ ۱۴ مارچ ۱۸۹۸ء روز دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۱۴ مارچ ۱۸۹۸ء روز دوشنبہ

امیر افغانستان اور سرحدی فساد

بعض انگریزی اخبارات خاصکر لاہور کا سول اینڈ ملٹری گزٹ شروع سے امیر صاحب کو ان فسادون مین ملوث بتاتا چلا آتا ہے چنانچہ اسی ہفتہ مین اون رائفلون مین سے جو سرحدیون نے سرکار کے حوالہ کی ہین بعض پر نشان نہ ہونے سے اُسے پھر امیر صاحب کی نسبت بدظنی پیدا کرانیکا موقع ملگیا ہے۔ ہم اور اکثر دیگر دیسی اخبارات انگلو انڈین اخبارات کے اتہامات کی تردید کرتے رہے ہین جنکی اب قطعی تردید اس خط و کتابت کے شایع ہونے سے ہوگئی ہے جو سرکار انگریزی اور امیر صاحب کے درمیان پچھلے دنون ان ہنگامون کے متعلق ہوتی رہی ہے۔ انکے پڑھنے سے معمولی سمجھ کے آدمی کو بھی پتہ مل سکتا ہے کہ آیا یہ سچے آدمی کی تحریرین ہین یا کسی منافق کی۔ پاؤنیر اب تک اپنے دیگر ہم مشرب معاصرین کے ساتھہ متفق الرائے نہین ہوا تھا۔ بلکہ ہفتہ دان مین بھی وہ اسی کے متعلق ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھکر امیر صاحب کی بریت کے لئے وہی دلایل جو کئی ہفتے ہوئے وکیل مین تحریر کی گئی تھین پیش کرتا ہے کہ اگر امیر صاحب آفریدیون کو اپنے علاقہ مین پناہ نہ لینے دیتے تو وہ خود معرض خطر مین پڑجاتے۔ یا کم از کم اس کوشش مین اون کو کامیابی حاصل نہ ہوتی۔ لیکن اس باجرا خبار کو اسی مضمون مین "کتب ترغیب جہاد" اور "تقویم الدین" کی اشاعت سے بالواسطہ طور پر فساد کے باعث ہونے کا فرسودہ الزام امیر صاحب پر عاید کرتا دیکھکر سخت تعجب ہوتا ہے۔ کیا اُسے ابتک یہ معلوم نہین ہوا کہ یہ کتابین حال مین شایع نہین ہوئین بلکہ اس بات کو دس بارہ برس کے قریب ہوگئے ہین۔ اور اُسی وقت بمبئی کے ٹایمز آف انڈیا نے اونکا خلاصہ بھی درج کردیا تھا۔ پس اگر ان کتابون کو محرک فساد سمجھا جاسکتا ہے تو سرحد پر ۱۸۹۷ء کی بجائے ۸۷-۱۸۸۶ء مین مشکلات پیش آنی چاہیئے تھین۔ یہ کتابین اُسی غرض کے لئے افغانون مین شایع کی گئی تھین جس غرض کے لئے خود ہماری سرکار اونکو ہنری مارٹینی اور لی مٹ فوڈر رائفلین اور مشین وگاٹلنگ توپین دیتی رہی اور دے رہی ہے۔

امیر عبدالرحمن یا محب وطن سمجھدار افغان سے یہ امر پوشیدہ نہین رہسکتا کہ افغانستان کی آزادی اور اوسکا وجود صرف انڈین گورنمنٹ کے قیام پر منحصر ہے۔ برعکس اوسکے افغانستان کی آزادی ہندوستان کی سلامتی و حفاظت کے لئے مفید ہی۔ ضروری نہین۔ پس جس طرح کوئی ہندوستانی جسکو خدا نے انسانی عقل کا ایک ذرہ بھی عطا کیا ہے انگریزی حکومت کے وجود قیام اور استحکام کے برخلاف خواہ اُسے طرز حکومت یا عمال کے اعمال پر کیسے ہی اعتراض کیون نہ ہون قولاً یا فعلاً کبھی کوئی کارروائی نہین کرسکتا۔ اسی طرح جو افغان انگریز حکومت کو کمزور یا دق کرنے کی کوشش کرے وہ انگریزون کی دشمنی نہین کررہا بلکہ اپنی اور اپنے ملک کی آزادی اور وجود کی بیخکنی کررہا ہے۔ یہ درست ہے کہ جسطرح وفادار رعایا کو سرکار سے اولاد کو ماباپ سے۔ بھائی کو بھائی سے کئی باتون پر رنجش پیدا ہوسکتی ہے۔ امیر صاحب کو بھی سرکار سے اور سرکار کو اونسے شکایات ہین۔ تھین اور ہونگی۔ ایسی شکر رنجی انسانی خاصہ ہے۔ جو جلد یا دیر بعد نسیاً منسیاً ہوکر اوسکا نام و نشان بھی باقی نہین رہتا۔ مگر یہ گمان کرنا کہ یہ شکر رنجی کبھی مخالفت کے درجہ تک پہونچ سکتی ہے۔ امیر صاحب کی دانائی اور فراست پر طعن کرنا ہے۔ ہماری گورنمنٹ ہندوستان اور افغانستان کے مشترک دشمن سے جسکے نیک ارادون کا فوٹو عرصہ ہوا کسی پرچہ مین دکھایا گیا تھا اور اس اخبار مین کسی دوسری جگہہ درج ہے۔ اپنے ملک کو بچانے کے لئے کافی مضبوط ہے۔ لیکن اُسکی سرپرستی اُٹھہ جانے پر افغانستان ایک دن کے لئے بھی اوس مہیب دشمن کے گزند سے محفوظ نہین رہسکتا۔ امیر صاحب کو سرکار کی پیش قدمی بمقتضائے انسانی کبھی کبھی بیشک ناگوار گذرتی ہوگی لیکن اونکو فوراً ہی زمانہ گذشتہ پر نظر دوڑانے سے اطمینان ہوجاتا ہوگا کہ انگریزی گورنمنٹ کو اگر ملک کی طمع ہوتی تو وہ چار دفعہ افغانستان کو فتح کرکے واپس نہ کردیتی۔ وہ اِن غیر آباد۔ سنگلاخ اور کٹھن چھوٹے چھوٹے سے علاقون کو صرف اوسی مہا دشمن کی روک تھام کے لئے اب بتدریج اپنی تحویل مین لے رہی ہے۔ +

روس نے بخارا کی ریاست کو بظاہر اسلامت رکھکر دیگر ایشیائی ریاستون کے پھانسنے کے لئے بیشک نہایت فریبندہ جال بچھایا ہے۔ لیکن اس دھوکہ مین صرف وہی آسکتے ہین جنکو بخارا کی اصل کیفیت معلوم نہین۔ نہ کہ امیر عبدالرحمن خان۔ جنکو ذاتی طور پر معلوم ہے کہ میر عبدالاحد خان والئی بخارا ایک روسی نائب گورنر کو باپ کی بجائے سمجھنے سے بڑھکر کوئی فخر نہین دیکھتے۔ تحریر مندرجہ بالا سے ہر ایک کو پختہ یقین ہو سکتا ہے کہ امیر صاحب نے اس سرحدی فساد مین (جو پاؤنیر کے ایک نامہ نگار کے قول کے مطابق خود گورنمنٹ نے معاہدہ ڈیورینڈ کی سرحد تک عملی تسلط قائم کرنیکے لئے بالواسطہ طور پر کھڑا کیا تھا۔ مگر جسر ادعا کو کوئی سلیم العقل باور نہین کر سکتا) مطلقاً جان بوجھکر بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر سرکشون کی اعانت تا بمقدور نہین کی ہوگی۔ مگر ان اینگلو انڈین معاصرین کو کیا کہا جائے جو بار بار غداری کا راگ الاپتے رہتے ہین۔ ہم امید کرتے ہین کہ اگر اونکو اس اصرار کے برے نتیجہ کو قیاس کرنے کی کبھی فرصت ہو تو وہ بھولے سے بھی اسکا نام نہ لین۔ بلکہ اگر امیر صاحب کیطرف سے بفرض محال کبھی کبھار کوئی لغزش بھی ہو جائے تو اُس سے چشم پوشی کر جائین۔ کیونکہ یہہ بھی مقتضائے بشریت مین داخل ہے کہ مسلسل طعن و تشنیع اور بدظنی سے انسان کی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے اور وہ ایسا کج جاتا ہے کہ اپنے نفع نقصان کا کوئی خیال نہ کر کے فی الواقع بُرائی پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اور اُسے ایسا کرنے سے خواہ اپنی بربادی کا کامل یقین ہو۔ مگر اوس حالت مین اوسے اپنے پُرانے رفیق صمیم کو ذرہ بھر بھی نقصان پہونچا سکنے کی خیال سے ایسی خوشی حاصل ہوتی ہے کہ وہ اپنی ہلاکت کو اس خوشی کے مقابلہ مین ہیچ سمجھنے لگ جاتا ہے اور یہی وہ حالت ہے جسکے امیر صاحب پر اینگلو انڈین اخبارات کے پے در پے طعنے مہنون اور بے اعتباریون سے طاری ہو جانیکا اندیشہ ہے۔ اور اگر خدانخواستہ ان حضرات کے بازنہ آنیسے کبھی یہ صورت پیدا ہو گئی تو افغانستان کی مخالفت ہمارے لئے ویسی ہی مضر ہوگی جس قدر کی اوسکی موافقت مفید ہو سکتی ہے۔ فافہم و تدبر!!-

اِس مختصر سی تمہید کے بعد محولہ بالا خط و کتابت کا خلاصہ ذیل مین درج کر دیا جاتا ہے:-

ترجمہ خط منجانب امیر افغانستان بنام کمشنر پشاور مورخہ ۱۸- اگست سنہ ۱۸۹۷ء-

بعد ما وجب آنکہ مجھے تمہارا خط مورخہ ۱۳ اگست سنہ ۱۸۹۷ء مطابق ۱۳- ربیع الاول سنہ ۱۳۱۵ ہجری موصول ہوا۔ مین نے اوسکے مطالب کو بخوبی سمجھ لیا ہے۔ مین نے تمہارے خط کو سپہ سالار غلام حیدر اور ضلع جلال آباد کے باشندون کے حالات سے مطلع ہونیکے لئے جنکی نسبت آپنے تحریر کیا ہے پڑھا۔ اب جواباً تحریر ہے کہ جہانتک سپہ سالار اور باقاعدہ افغان فوج کا تعلق ہے ایک شخص بھی ملا نجم الدین کے ہمراہیون مین داخل نہین اور نہ آئندہ ہوگا۔ باقی رہے اہالی قبایل۔ سو آپ کو معلوم ہے کہ میری خوف سے وہ علانیہ ایسی تحریک مین شامل نہین ہو سکتے۔ اگر اُن مین سے کوئی گیا ہے تو وہ بالضرور چوری گیا ہے۔ آپکو اچھی طرح سے خبر ہے کہ چند برس ہوئے ملا نجم الدین کابل سے بھاگ کر ضلع پشاور کے موضع جروبی مین آباد ہو گیا۔ اور گورنمنٹ کے معتبر افسرون نے اوسکو اپنے سامنے بُلایا۔ اور گو وہ حاضر نہوا لیکن اونکے ساتھہ برابر خط و کتابت کرتا رہا۔ اپنے اعمال بد سے جنکا وہ مرتکب ہوا اور اون دو فسادون کی پاداش سے جو اُس نے میری رعایا مین برپا کرائے ڈر کر وہ میرے ملک سے بھاگ کر پشاور کے قریب پناہ گزین ہوا۔ خاص جلال آباد اور جلال آباد کے کوہستانی اضلاع کے باشندے اور مہمندی اوسکو پیغمبر سمجھتے ہین اور اوسکے اور ملا مانکی کے کہنے پر ہزارون جان نثار مریدمرنے مارنے پر تیار ہو جاتے ہین۔ جس طرح زمانہ سابق مین یورپ مین پوپ حبشے و دوزخ کے واحد و خود مختار مقسم بننے کے مدعی تھے اور نیز عوام الناس نالائق پادریون کی باتون کے قایل تھے اوسی طرح یہ ملا بھی وہی طاقت و اختیار رکھنے کے مدعی ہین۔ انہون نے گذشتہ چند برسون مین خود میری افغان رعایا کو مجھہ سے کئی دفعہ باغی کرا دیا ہے قندہار کے فساد و ملا مشک عالم۔ یا ازبک ملاؤن کے فساد مین جو بلخ مین اسحاق کے ساتھہ شامل ہوئے تھے غرض کوئی فساد ایسا نہین ہوا جسکے بانی مبانی ملا لوگ نہ ہون۔ موضع ہاڈا مین چار لوگ رہتے ہین مگر چونکہ وہ اس شریر نجم الدین کا مسکن ہے۔ اُسکے مرید اس ناپاک گاؤن کو ہاڈا شریف کہتے ہین۔ اور خود اوسکو پیغمبر تصور کرتے ہین۔ دنیا مین کونسی مصیبت ہے جو ان مریدون نے اوسکے فضول احکام کی تعمیل مین برداشت نہین کی۔ یا کونسا عزیز سے عزیز خون ہے جو انہون نے نہین بہایا۔ اب وہ ایسے ملک مین رہتا ہے جو کابل کے ماتحت نہین اور پشاور کے قریب ہے۔ وہان وہ بڑا آدمی بنا ہوا ہے اندرین حالات سرکار کے معتبر عہدہ دار خود ہی بنظر انصاف غور کر کے کہین کہ مین کسطرح اُسکا تدارک کر سکتا تھا۔ یا کس طرح اوسکا اور اوسکے مریدون کا جو اوسے پیغمبر سمجھکر خفیہ اوسکے گرد جمع ہو جاتے ہین انتظام کر سکتا ہون۔ عرصہ دراز تک۔ ہر ملا مجھکو طرح طرح سے کفر کا فتوے دیکر اپنے مریدون کو مجھسے لڑواتے رہے۔ حتی کہ اونکے مکانات منہدم اور خود اونکو قتل کیا گیا۔ پندرہ برس تک میدان وکوہسار ملک کے ہر حصہ مین ان لوگون نے میرے برخلاف بغاوتین کرائین۔ اور جبتک فریقین کے ہزارون آدمی اور خود کئی مفسد ملا مع ہزارہا مریدون کے قتل نہ ہوئے۔ یہ فتنے دفع نہ ہوئے۔ ہر ایک ملا نے پہلے تا بہ امکان لوگون کو میرے برخلاف اُکسایا اور جب کوئی پیش نہ گئی تو انگریزی علاقہ مین پناہگزین ہو گیا۔ جہان سرکار کی فیاضی سے اوسکو گذارہ مل جاتا تھا۔ یہی ملا جو مجھسے بھاگ کر آزاد علاقہ مین پشاور کے قریب آباد ہو گئے ہین۔ اب بتاؤ مین اونکا انتظام کیسے کر سکتا ہون۔ سپہ سالار غلام حیدر اور میری باقاعدہ فوج کیطرف سے آپ مطمئن رہین اونکی نسبت جو اتہام لگائے گئے ہین وہ مین حلفاً کہتا ہون کہ بالکل بے بنیاد ہین۔ +

مندرجہ بالا خط کے بعد دوسرے دن امیر صاحب نے نواب وائسرائے کو خط لکھا اور اُس مین کمشنر کے خط اور اپنے جواب کا خلاصہ درج کرنیکے بعد تحریر کیا کہ "اگر خود غرض آدمیون کی مشتہر کردہ جھوٹی افواہون اور من گھڑت خبرون کی دوستانہ پیرایہ مین تحقیقات کیجائے تو خدا کی عنایت سے دونون سلطنتون کے تعلقات اتحاد و رفاقت اور زیادہ مضبوط ہو جائینگے۔ مین ملا نجم الدین ہاڈا کا ایک خط بحیثیہ آپ کی خدمت مین روانہ کرتا ہون۔ اور رفیق عزیز اس مین کوئی کلام نہین کہ اُسنے اسی مضمون کے سینکڑون خطوط اپنے مریدون مین جو افغانستان مین رہتے ہین مشتہر کئے ہونگے۔ لوگ اُسے اپنا پیغمبر سمجھتے ہین"۔ +

انگریزی ایجنٹ متعینہ کابل نے ۱۸- اگست سنہ ۱۸۹۷ء کو گورنمنٹ ہند کے سکرٹری محکمہ خارجیہ کو حسب ذیل تحریر کیا:- "مین اُس دربار مین جو امیر صاحب نے خطاب ضیاء الملت والدین کی سالانہ یادگار مین کل دوپہر کو بالا باغ مین منعقد کیا تھا۔ شریک ہوا۔ تمام ملکی اور فوجی افسر اور مختلف علاقون کے بڑے بڑے خوانین اور بلا بہ تعداد کثیر دربار مین حاضر تھے۔ ۴ بجے کے قریب امیر صاحب نے تمام درباریون کو اپنے قریب جمع کر کے پہلے مجھہ سے دریافت کیا کہ کیا مجھے ملا ہاڈا کی بغاوت کے متعلق کمشنر کے دفتر سے کوئی اطلاع پہونچی ہے۔ مین نے جواب دیا نہین۔ اسپر امیر صاحب نے نواب وائسرائے کی تار کا جو کمشنر پشاور کی وساطت سے اونکو موصول ہوئی تھی ترجمہ پڑھکر سنایا۔

"امیر صاحب تار کا آخری حصہ پڑھکر سخت آزردہ ہوئے۔ اِس مین درج تھا کہ سپہ سالار غلام حیدر کی سازش سے چند افغان سپاہیون نے شبقدر پر ملا کی مدد کی ہے۔ سپہ سالار کو کسی اور جگہہ تبدیل کر دیا جائے اور جو بساول وغیرہ کے باشندے ملا کے ساتھہ شامل ہوئے ہین اونکو واپس بلا لیا جائے۔ ورنہ امیر صاحب اونکے افعال کے ذمہ دار سمجھے جائینگے۔

"امیر صاحب نے اپنی تخت نشینی کی پُرانی کہانی اور اوسکے متعلقہ حالات بیان کرنے کے بعد کل حاضرین کو یقین دلایا کہ مین ہمیشہ اپنے قول پر ثابت قدم رہا ہون۔ مین نے کبھی انگریزی گورنمنٹ کے برخلاف کاربند ہونے کی خواہش نہین کی۔ اور نہ اپنی رعایا یا سپاہیون کو سرکار انگریزی کی برخلاف کسی باغیانہ فعل کی تحریک یا ترغیب دی ہے"۔

"دران اثنائے تقریر امیر صاحب نے یہہ بھی کہا کہ "وہ کوئی بہانہ ڈھونڈھتے ہین"۔ اس سے غالباً اونکی مراد یہ تھی کہ سرکار انگریزی اوپر الزام عاید کرنیکے لئے بہانے گھڑ رہی ہے۔ امیر صاحب نے بلی اور چیتے کی مثال بھی سنائی تھی۔ +

"اونکی تقریر سے یہ ہرگز ظاہر نہین ہوتا تہا کہ اونہون نے کسی طرح بہی اپنی رعایا یا سپاہیون کو سرکار انگریزی کے برخلاف اُکسایا ہے۔ علاوہ براین کل مجلس کے سامنے اونہون نے کئی دفعہ حلفیہ قسمین اُٹہائین کہ اونہون نے ہمیشہ سرکار عالیہ سے دوستانہ تعلقات قایم رکہے ہین اور سرکار کو نقصان پہنچانیکی کبہی خواہش نہین کی"

اسکے بعد سرکاری خط وکتابت مین انگریزی ایجنٹ کا خط بنام امیر صاحب مورخہ ۱۴ اگست ۱۸۹۷ء اونکا جواب۔ ایک خط نواب وایسرائے کا مورخہ ۶ ستمبر ۱۸۹۷ء اور دو خط امیر صاحب کے نواب وایسرائے کیطرف شایع کئے گئے ہین۔ ایک خط مورخہ ۱۰ ستمبر ہے جسمین سوات مہمند کے فسادون سے بے تعلق ہونیکا یقین دلانیکے بعد وہ شکایات جو آفریدی جرگہ نے کابل جاکر امیر صاحب سے سرکار کی نسبت کی تہین درج ہین اور ضمناً اس افواہ کے اوڑانیوالون کی سفاہت پر تاسف ظاہر کیا ہے کہ سرکار کابل پر چڑہائی کرنیکے لئے پشاور مین فوجین جمع کر رہی ہے۔

نواب وایسرائے نے موضع جروبی کی نسبت اپنے خط مین لکہا تہا کہ وہ مہمند کے اُس حصہ مین واقع ہے جسکی ابہی دونون ملکون مین کوئی حدبندی نہین ہوئی۔ تاہم احتمال ہے کہ وہ موضع افغانی علاقہ مین ہی رہیگا۔ امیر صاحب کے اس خط کے آخری الفاظ یہ ہین "جیسا کہ جناب ممدوح نے لکہا ہے مین بہی تحریر کرتا ہون کہ جبتک سرکار عالیہ دولت خداداد افغانستان سے رابطہ اتحاد اور رفاقت صادقہ قایم رکہیگی مین بہی انشاء اللہ العزیز معاہدہ کی شرائط کے مطابق دولت نامدار برطانویہ کی رفاقت مین ثابت قدم رہونگا اور اوسکی دوستی پر پورا بہروسہ رکہونگا۔

"اون اونٹون کی نسبت جو وزیری چور بمقام داور فوج انگریزی سے چوراکر خوسٹ کے باشندون کے پاس بیچ گئے ہین تحریر کرتا ہون کہ مین نے سردار شیرین دل خان کو حکم دیدیا ہے کہ وہ مالکون کو وہ اونٹ محفوظ رکہنے کی تاکید کردی۔ پس اگر جناب اونٹ اونسے واپس لینا ضروری خیال کرتے ہون تو چونکہ خوسٹ والون نے وہ قیمتاً خرید کئے ہین تاکہ اونکو نقصان نہ پہونچے اونکو بازاری قیمت دیکر اونٹ واپس لے لئے جائین گے"

امیر صاحب کا دوسرا خط مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۸۹۷ء ہی جو نواب وایسرائے کے خط مورخہ ۶ ستمبر کے جواب مین لکہا گیا تہا۔ اوسکا مضمون حسب ذیل ہے:۔ ملا مذکور میرے ملک مین نہین آئیگا۔ کیونکہ وہ یہان کئی شرارتون کا مرتکب ہوچکا ہے۔ باین ہمہ اگر وہ آبہی گیا۔ تو مین اوسے ملک بدر کردونگا۔ تاکہ وہ عرب کو چلا جائے کیونکہ وہ بہت شریر آدمی ہے۔ مگر آپ کی افواج (علاقہ مہمند مین) بہت آگے نہ بڑہ آئین۔ تاکہ کنار کے علاقہ اور اُس فوج مین جو وہان مقیم ہے کوئی تشویش نہ پیدا ہوجائے۔ ملا (ہاڈا) بڑا چالاک شخص ہے اوسے نن گراہر کے باشندون اور فوج کو اُکسا سکنے کا کوئی موقع نہین دینا چاہیئے۔ پس یہ احتیاط ضروری ہے کہ سرکار عالیہ کی فوج (کی پیشقدمی) سے قرب وجوار مین جوش نہ پہیل سکے اور نہ ہی ملا لوگون کو ورغلاکر تکلیف پہونچانیکا باعث ہوسکیں۔

اس ضلع کی غیر معین حد کے باقیماندہ حصہ کی نسبت جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ غالباً موضع جروبی افغانی علاقہ مین رہیگا۔ ان مقامات کی نسبت ابتک کوئی تصفیہ نہین ہوا۔ لیکن جب آپ لکہتے ہین تو بیشک ایسا ہی ہوگا"

ایشیا کوچک اور جزایر ملحقہ مین اخیر جنوری سے لیکر وسط فروری تک برابر سخت زلزلے پے در پے آتے رہے۔ کچہہ عرصہ ہوا رائٹر ایجنسی نے بروصہ وغیرہ مین زلزلون سے نقصان پہونچنے کے متعلق جو تار دیا تہا اون سے یہی زلزلے مراد تہی۔ مگر بروصہ کی بربادی کی نسبت اُس نے غلط خبر دی تہی دراصل قصبہ بالکیسر اور بیغاوچ کو سخت نقصان پہونچا۔ ممالک شاہانہ کے دیگر حصص مین خیریت رہی ہے بالکیسر ضلع قرہ سی کا صدر مقام ولایت خداوندگار مین بروصہ سے بفاصلہ ۱۲۵ کیلومیٹر جنوب مغرب اور سمرنا سے بفاصلہ ۱۵۰ کیلومیٹر (کیلومیٹر = ۱/۳ میل) شمال مشرق مین واقع ہے۔ وہان کی آبادی ۲۰ ہزار ہے اور بڑے چوک۔ بازار کلان۔ اعدادیہ۔ رشدیہ وابتدائیہ مدارس کے علاوہ کئی جامع مساجد اور مدارس

دینی تہے۔ اب اُس مین ایک مکان کہڑا نہین رہگیا۔ سب باشندے باہر کہلے میدان پر خیمون مین رہتے ہین۔ اور حکام اونکے لئے جہونپڑیان بنوانے مین مصروف تہے جو اخیر فروری تک تیار ہوگئی ہونگی۔ قضا (تحصیل) بالکیسر کے ماتحت ایک سو دیہات ہین جن مین ۴۰ ہزار آدمی آباد ہین ضلع قرہ سی کی کل آبادی ۸۷۲۱۸ ہے جو ۱۲۰۰ یونانی اور ۱۵۰۰ ارمنیون کے علاوہ سب کی سب اسلامی ہے۔ کل باشندون کی زبان ترکی ہے۔ پیداوار گیہون وجو وغیرہ مختلف قسم کے پہل۔ افیون اور روئی کی ہوتی ہے۔ ضلع مذکور مین معدنی پانی کے متعدد چشمے اور کئی قدرتی حمام آب گرم کے ہین امیر المومنین کو جسوقت اطلاع ملی۔ اوسی وقت مصیبت زدگان کی امداد کے لئے ایک خاص کمیشن کی معرفت پانچسو پونڈ جیب خاص سے روانہ کردیئے۔ اور وزیر اعظم کی زیر صدارت فراہمی چندہ کے لئے کمیٹی منعقد کئے جانیکا حکم دیا گیا۔ اور اُسی دن صرف وزرا کے ذاتی چندون سے ۴۶۵۵۰ قرش جمع ہوگئے ۱۸۔ رمضان تک خاص قسطنطنیہ مین ۶۵۵۵۰ قرش جمع ہوئے۔ دیگر بلاد مین بہی اسی غرض کے لئے چندہ جمع ہو رہا ہے۔ چنانچہ صرف بروصہ مین پہلے ہی دن اوس جلسہ مین جو نائب گورنر نے اس نیک کام کے لئے کیا ۳۰ ہزار قرش فراہم ہوگئے۔

بیغاوچ کے بہی گو کل باشندے گہرون سے باہر نکل گئے ہین لیکن وہان کے مکانات اور مساجد تہوڑے سے خرچ پر درست ہوجائینگے۔

اس سال تمام ممالک محروسہ مین سواء ایڈریانوپل کے سردی بہی بشدت تمام پڑی حتی کہ بغداد جیسے گرم علاقہ مین جیسے کہ ہمارا خاص نامہ نگار چند ہفتے ہوئے اطلاع دیچکا ہے ایک قافلہ برف کے نیچے دب گیا اور صرف پانچ آدمی جانبر ہوئے۔ اہالی بغداد کو ہر روز اپنے مکانون کی چہتون سے برف کو ہٹاتے رہنا پڑا۔ کہ کہین بوجہہ سے بیٹہہ نہ جائین بیروت۔ دمشق لائن پر ایک ٹرین برف سے راستہ مین رُک گئی اور آٹہہ دن تک آمد ورفت بند رہی۔ دریا فرات کا شمالی حصہ بالکل منجمد ہوگیا۔ اور اب خطرہ ہے کہ برف کے پگہلنے سے کہین دجلہ وفرات مین زیادہ طغیانی آنے سے دوآبہ کو نقصان نہ پہونچے۔

قسطنطنیہ مین سردی کے دراز ہوجانے سے ایندہن اور کوئلہ کا نرخ پہر ایسا گران ہوگیا کہ رعیت پرور امیر المومنین نے غربا کی دستگیری کے لئے نہ صرف جیب خاص سے معقول رقم عطا کی بلکہ وزرا کو نرخ کی کمی کے لئے کوشش کرنیکا حکم صادر فرمایا۔ سلطنت کے سواحلی قصبون پر کوئلہ کی مقدار کثیر جمع تہی۔ مگر مسلسل طوفان سے سمندر بہی اس قدر متلاطم ہو رہے تہے کہ کوئی جہاز آمد ورفت کی جرأت نہین کرسکتا تہا۔ حکم سلطانی موصول ہونے پر وزیر داخلیہ نے حکم صادر کردیا کہ جس طرح ہو کوئلہ کو بنادر سے دار الخلافہ ضرور جلد پہونچا دیا جائے۔ اس سردی اور نیز ملحقہ علاقون کے مویشی مین بیماری پہیل جانے سے قسطنطنیہ مین بکری بہیڑی کے گوشت کی بہی یہ قلت ہوگئی کہ ایک روپیہ سیر ہوگیا۔ اور مجلس وزرا کو اسکا تدارک کرنیکے لئے خاص اجلاس کرنا پڑا۔

کچہہ عرصہ ہوا اکثر دیسی معاصرین نے ولایت کے اخبار سٹار کے حوالہ سے لکہا تہا کہ ہندوستان پر روسی حملہ ناممکن ہے۔ اور اس امر کی تائید مین راستہ کی مشکلات اور کمسریٹ کی دقتون کو پیش کیا تہا۔ مگر انہون نے اس طرف توجہ نہ کی کہ اول تو بلند ہمتی کے سامنے کوئی چیز ناممکن نہین ہوسکتی۔ لیکن جو کام کئی دفعہ ظہور مین آچکا ہو اوسے تو ہرگز ناممکن نہین کہا جاسکتا۔ ہان آریا۔ اسکندر۔ ایرانیون۔ محمود۔ تیمور و نادر کے حملون کی خبرین اگر غلط ہون تو پہر مان لیا جاسکتا ہے کہ شاید شمال مغربی سرحد سے اب بہی کوئی غنیم ملک مین داخل نہین ہوسکیگا۔ پس اس مسئلہ مین ممکن یا ناممکن کی بحث اٹہانا ہی فضول ہے۔ بحث صرف اسپر ہوسکتی ہے کہ آیا روس ہندوستان پر حملہ کرنیکا ارادہ یا خواہش رکہتا ہے یا نہین۔ اس سوال کا جواب شاید کوئی ناواقف یا بیحد زود اعتبار شخص ہی نفی مین دے۔ ورنہ تاریخ اور خود ہمارے مخالف کا فعل زبان حال سے اسکی دلی اُمنگ کو واضح کر رہا ہے۔ تہوڑے دنون کی بات ہے کہ روس کے جدید وزیر حرب کی اس تقریر پر پاؤنیر تک نے فوراً یقین کرلیا تہا کہ "ہم (یعنی روس) ہندوستان پر ہرگز حملہ کرنا نہین چاہتے" لیکن امید ہے کہ گذشتہ چند ہفتون کے نیم سرکاری روسی اخبارات کی تحریرون سے اوسکی عدم فہمی بہی دور ہوگئی ہوگی۔ سردست ہم وہان کے صرف دو اخبارونکے چند فقرات اپنے دعوے کے ثبوت مین ذیل مین درج کرکے مفصل ترجمہ کسی دوسرے وقت پر موقوف رکہتے ہین

ضرورت
کارخانہ وکیل کو کاپیون اور پروفون کے مقابلہ کے لئے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو اردو کی تحریر بخوبی پڑہ سکتا ہو اور عربی و انگریزی بہی کسی قدر جانتا ہو تنخواہ حسب لیاقت رہا ہوا تک دیجائیگی
منیجر
وکیل امرتسر

ولایتی اشارات :- رسید مع شکریہ - ۳۱ جنوری علی الصباح از دفتر وکیل بذریعہ پارسل پوسٹ ۹ کاپی وکیل - واقعات روم - مفروضہ مظالم آرمینیا و دول ثلاثہ - سلطنت عثمانیہ کی موجودہ حالت بست سالہ عہد حکومت - +

گلاسگو مسلمان ریڈنگ روم - میرے بڑے کمرے کے ایک کونے مین اردو فارسی اور عربی کتب جمع ہین - بعض ملاح گہنٹون تک بیٹہے پڑہا کرتے ہین - بالا کتب جو جناب مولوی محمد انشاء اللہ صاحب نے عطیہ فرمائی ہین انکو بہی لائبریری مین شامل کرونگا - دی روز اتوار کو قاضی عبد الرحیم مسٹر عبد الکریم کے ہمراہ آئے اور گہنٹون تک ناول احمق الذین پڑہتے رہے - حالاً بہت سے ہندوستانی ملاح صوبہ متحدہ سے گلاسگو مین ہین - فدوی شوق سے بالا کتابون کا مطالعہ کرے گا - +

اردو ماہوار - اردو اخبار متحدہ کو چاہیئے کہ فوراً ایک ماہوار "واقعات روم" کے قد اور وزن کا جاری کرین اور جب کامیاب ہون تو رفتہ رفتہ یعنے ۱۸۹۹ء سے بست سالہ عہد حکومت کے وزن سے چہپوا دین (۱) گر یہ تجویز نیک ہے تو اخبار متحدہ اسکو مشہور کرین (۲) ۲۵ ہزار مساجد یا ریڈنگ روم یا لائبریری کے ہندو مسلمان وغیرہ خریدار ہونیکا وعدہ کرین - قیمت امسال آٹھ آنے - پر سال سے یک روپیہ - مساجد ریڈنگ رومز و لائبریرز کے احباب چندہ لیکر مہتمم ماہوار کو بہیجین (۳) پہلے سے یکہزار علما مضمون نگاری کا وعدہ کرین مانند مولوی ذکاء اللہ - مولوی نذیر احمد - مولوی سرسید احمد - مولوی عبد الحلیم شرر - مولوی برکت اللہ لنڈن وغیرہ (۴) نظام الملک بیگم بہوپال مہاراجہ کشمیر اور سب ہندوستانی بادشاہ یکہزار روپئے ہندو یا مسلمان بینک مین ماہوار اخبار کی عزت کے واسطے رکہدیوین - امید ہے کہ روپیونکی ضرورت نہوگی اور ۵ برس مین رؤسا اخبار متحدہ کی اجازت سے واپس لے سکینگے - زمیندار تعلقدار و دیگر رؤساء ہند عہدے دار مہاجن وغیرہ سے عرض ہے کہ فوراً ۲۵ ہزار کاپیز خریدنے کا برائے مساجد ریڈنگ رومز وغیرہ وعدہ کرین تاکہ جون امسال سے ماہوار شروع ہو (۵) اخبار متحدہ دو منیجر ۶ اڈیٹرز اور دیگر افسران معہ مطبع کے مقرر کرین - حالاً گر خاکسار کو اجازت کہنے کی ہو تو خط و کتابت وکیل امرتسر کے اڈیٹر یا منیجر صاحب سے کیجاوے کوئی فضول خط نہ لکہے - ۸ آنہ ماہوار تہوڑا مبلغ ہے جو سب محلون اور موضعون کی مقدور مین ہے -

السنہ غیر - غیر زبانون کے سیکہنے سے ہمارا قومی فایدہ ہوگا یعنی حرفت صنعت تجارت پولیٹکل مذہبی اور بہت سے پہلوون سے - پشتو - ترکی - ٹرکش - کردی - ارمنی - عربی - فارسی - جاپانی بلکہ السنہ ایشیائی اور افریقی ہمکو اردو کے وسیلہ سے سیکہنا چاہیئے - السنہ فرنگانہ ہم انگریزی کے وسیلہ سے سیکہین - فرنچ - روسی - جرمن - اطالی ہسپانی اور فرنگستان کی سب زبانون کے سیکہنے کا ہمکو بندوبست کرنا چاہیئے - مگر فرنگیون کیطرح ہم روپیون کو تعمیر کالج مین ضایع نہ کرین - مگر مسجد مین اجازت نہ ہو تو مقبرون مین پڑہین - +

ترکی لغت - ایک آنجہانی پادری پروفسر میکسمولر کے لکچر سننے کو گلاسگو یونیورسٹی آتے تہے - اور پہر خاکسار سے عربی پڑہتے تہے - ریورنڈ مسٹر انگرم اسکا نام تہا اور اسکی گرجہ یہان سے قریب ۱۰ میل - دو تین روز مین اسکے گہر مین مہمان بہی تہا اور اسکی جماعت کے آگے وعظ دیا تہا - اسکی لائبریری مین عمدہ ٹرکش کتب اور لغت تہین - امید ہے کہ اخبار وکیل مین رفتہ رفتہ انکا ترجمہ ہوگا - یاد رہے کہ سلطان المعظم شمس العلماء ہین - باوجودیکہ اعلیٰ حضرت کو کسی فرنگی نے وہ مقدس خطاب نہ دیا خلیفہ مسلمین نے مدت ہوئی اردو سیکہنا شروع کیا تہا ضرور ہے کہ اردو ٹرکش پرائمر چہپے - اردو ٹرکش آمدنامہ - اردو ٹرکش حکایات - اردو ٹرکش لغت وغیرہ - کتابین چہوٹی اور سستی چاہئین - +

ترکی اخبار - ضمیمہ وکیل یک ورق کا جو نصف تقطیع ہو کر دو ورقہ ہو جاوے چہپے ہفتہ وار - یک کالم ترکی اخبارون سے اقتباس و دیگر اردو مین - رفتہ رفتہ اوریجنل مضامین چہپین - اور آخری سال مین ضمیمہ ایک عمدہ کتاب ہو جاوے +

جہاد - ۵ لاکہہ ہندوستانی مسلمان ضرور عمر ۱۵ برس سے ۵۰ برس تک - سلطان المعظم کے جہاز انکو بمبئی یا کراچی سے لیجاوین - اور چہہ ماہ تک مفت محنت ریلوے کے کام مین لیوین یعنی پہلے مٹی سے ریل راہ کو ہموار بنا دین - انتظام وہی ہو جو انگریزون نے قحط کے وقت کیا اور ان نو مجاہدین کو وہی مزدوری ملے جو سرکار انگلشیہ نے قحط زدگان کو دی تہی - اول شمس العلماء دوم مولوی کہرپے یا سپیڈ سے اپنے سر پر یا بذریعہ ہوئیل بارو (ہتہ رہڑی) مٹی لیچلین پہر سید صاحبان کوئی مزدوری سے شرم نہ کرے - +

زکوٰۃ - سنہ ۱۸۹۰ء مین ہم ریل ڈالنا شروع کرینگے - امسال لوہے کی دہات کہودین - اور لکڑی کاٹین - اگلے سال ارمینیہ یا کشمیر کسی سرد مقام مین لوہے کی فونڈری بنا کر آہنی ریل بنا دین اور انجن -

حج کا سفر - حالاً بندوبست خراب ہے - دنیا مین عرب سیلرز (ملاحون) سے زیادہ کوئی ملاح بہادر نہین اور انڈین سیلرز نہایت صابر اور بردبار ہین - سامان اور اسباب سب موجود ہے - گر ہم صدق دل سے بسم اللہ کہکر کام شروع کرین تو سب مشکلات حل ہو جاوین - فرنگی کپتانون کے جہاز مین جدہ مقدسہ کو جانا اسلام کے واسطے فخر نہین - آیندہ کسی فرنگی کو مکہ معظمہ کا شیخ الاسلام اور حافظ بنانا چاہیئے - +

حاجی قاسم - برسون سے جسقدر حاجی قاسم بمبئی رئیس کی تعریف سنی اور کسی مسلمان کی نہین ہونہار تعلیم یافتگان نوجوانون کو جاپان جرمنی ترکی یا انگلنڈ بہیجکر انکو بحری علم سکہانا چاہیئے تاکہ ہمارے ملاح کپتان ہو کر ہوا اور بہاپ سے جہاز ہفت بحر مین چلا سکین - کیا مضائقہ گر ہماری قوم کا کوئی شجاع قطب شمال تک پہونچ جاوے - پہر ہم جنگی سٹیمرز بہی چلا سکین گے - حالاً ہمکو وایسرائے گورنر اور کمشنر اور انگریزی فوج مین کپتان ہونیکا حوصلہ نہ رکہنا چاہیئے - جہاز کا کپتان شہنشاہ ہے اپنے ملک کا - سمندر پر آزادی ہے اور مزہ -

نمونہ پرچہ وکیل - میری عرض ہے منیجر صاحب وکیل سے کہ جن اصحاب کا پتہ مین لفافہ پر بہیجون انکی خدمت مین وکیل اخبار کی ایک کاپی عطیہ ہو (۱) غالباً ممالک غیر کے واسطے قیمت ہوگی ۹ شلنگ سالانہ پیشگی - (۲) امید ہے کہ امسال وکیل کو یکہزار خریدار امریکہ افریقہ دور انڈیہ آسٹرل ایشیہ - ایشیہ اور یورپ مین ملینگے (۳) جب کسی ذریعہ سے کسی معزز ہندوستانی کا پتہ ملے تو نمونہ ڈیپارٹمنٹ فوراً ایک کاپی وکیل معہ فہرست کتب ارسال کرے - اور ایک مشفق نامہ چہپا ہوا تاکہ بیچارے جلاوطنون کی تشفی ہو - +

ناظرین و سامعین - حضرات من سے جو اس عاصی کو نوازشنامہ سے افتخار بخشنا چاہین تو یاد رکہین کہ (۱) مضمون رفاہ عام چاہیئے جو ایڈیٹر صاحب کی خدمت مین ارسال کرنیکے قابل ہو - (۲) خط بک پوسٹ سے (یعنے دونون سرے کہلے) ½ آنہ کے سٹامپ سے روانہ ہو - پتہ عزیز احمد ایڈیٹر ایشیہ - ۳۶ بینک سٹریٹ ہلہڈ - گلاسگو سکاٹلنڈ - (۳) جواب معہ خط ایڈیٹر کی خدمت مین پوسٹ ہوگا اور اگر چہاپنے کے لایق نہوگا تو ایڈیٹر صاحب ایک خاص جگہہ اخبار مین راقم کو اطلاع دیوینگے تاکہ ڈیڑھ آنہ کا ٹکٹ بہیجکر جواب منگوالے -

عجیب و غریب سوالات - جن اصحاب کو عجیب اور غریب سوالات کا جواب ضرور ہو تو اسطرح ملے گر کوئی ایڈیٹر انڈیہ مین بسبب عدم لائبریری نہ دیسکے تو اس سوال کو میرے پاس بہیجے جو مین کسی اخبار مین چہپوا کر چہپا ہوا جواب بہیجدونگا - ولایت مین ایسے بہت سے اخبار ہین - مثلاً گلاسگو ویکلی میل - ڈنڈی ویکلی اڈورٹائزر لنڈن ٹٹ بٹس - پیرسنس ویکلی - اینسرز وغیرہ -

لکہکپی اخبار - یعنے وے اخبار جنکا سرکیولیشن کم سے کم یک لاکہہ کاپی ہو - ایسے اخبار انڈیہ مین انگریزی اردو اور بنگالی مین آسانی سے ہو سکتے ہین مگر یک شرط ادا کیجاوے یعنی مزاج شریف خاص و عام کا مطالعہ ہماری قوم بیمار ہے - اور الحمد للہ قایل ہے کہ بیمار ہے اور برطانیون کیطرح تندرست نہین - حکما کی تلاش مین ہے قوم کو پرواہ نہین کہ دوائی ترش ہے یا میٹہی بشرطیکہ تندرستی اور صحت ملے - خوشامدی اور میان مٹہو باتین ہماری قوم کو اب ناپسند ہین - اے ایڈیٹران دیسی اخبار متحدہ کے ممبرز ہو جاؤ - کانگرس والون کو اپنے کام سے کام - +

مغرب الاقصیٰ - ۲۰ دسمبر کے وکیل مین بڑی خوشی سے مین نے سلطنت مراکو کی بابت پڑہکر واقفیت حاصل کی جو مجہے پہلے معلوم نہ تہی - سلطان حال مولا عبد العزیز قوم کے قریش اور عرب ہین اور قریش ایسی قوم ہے کہ حبشی چمار برہمن انگریز چینی ملائی اور سب اقوام کے مردون اور خصوصاً عورات کو اپنی معزز ذات مین شامل کر لیتی ہے - ہر چند کہ مغل پٹہان کو اپنے سے کم نہین سمجہتی - فقط اعتقاد اور چال و چلن کا لحاظ ہے اور بس - ہماری قوم یہودیون ہندوؤن اور فرنگیون کی طرح نہین کہ ترقی کا دروازہ بندگان خدا کے آگے بند ہو - کرسٹان فوج کو دیکہو اس مین ایک مسلمان یا ہندو نہین - اور اگر ان کرسٹانون کو عاقبت مین اختیار ہوا تو بہشت مین غیر اقوام کو کہڑے ہونیکی جگہہ ندین - ہندوستانی فوج مین کرسٹان افسر ہین - مسٹر کوئیلم باوجودیکہ انگریز ہین تاہم شیخ الاسلام جزایر برطانیہ از طرف سلطان المعظم خلیفہ و امیر المومنین مسلمان انگریز تو کیا - یونانی کرسٹان ایلچی اعظم از طرف غازی سلطان عبد الحمید ہے دربار برطانیہ مین ارمنی

حیات طیبہ
مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید کی سوانح عمری ہے اسکے اول حصہ مین شہید علیہ الرحمۃ کا نام و نسب و ولادت سن رشد تعلیم و تربیت وعظ و نصیحت اور ان اصلاحون وغیرہ کا تذکرہ ہے جو آپکی ذات سے ظہور مین آئین - اور سفر پنجاب و سکہون اور مولانا فضل حق صاحب کے غیر خوش آیندہ ضد و عداوت اور شیعون کے مجتہد اعظم سے گفتگو کا سچا فوٹو ہے - اور دوسرے حصہ مین سید احمد صاحب کی سوانح عمری مورخین یورپین وغیرہ کے جواب ہر دو حصہ ایک ہی جلد مین ہے قیمت فی جلد دعا
منیجر
وکیل امرتسر

...م پر شیطان سوار ہے ورنہ شہنشاہ ترکان و عربستان وغیرہ کے برخلاف مفسدانہ حرکت نہ کرتے میری صلاح
...دوستون کو یہ کہ چند لاکہہ گلاسگو برلن اور سینٹ پیٹرسبرگ مین جاوین اور پہر فرق معلوم ہو جاویگا۔
...برس سے گلاسگو کے کرسٹان لالچ سے مراکو پر نظر ڈالتے ہین ۱۸۸۱ء مین ایک سکاچ انجنیر جسکے مغز مین
...ہوگیا تو وہ قدرتی طور پر ظاہراً کٹر عیسائی ہوا پہر اُسکے ہمراہ میرے شاگرد اور دوست ڈاکٹر ریوی جبلپوری
...ائی دونو مراکو کی پیمائش یا بنفس آزمایش کو دروازہ مراکو ٹینجیر برعکس قلعہ جبرالٹر گئے۔ وہان آٹے کا
...چلانے لگے اور وے اور کئی ایک دیگر جہلا کرسٹانون نے کام کرنا چاہا مگر اُنکی نہ بنی۔ اُنہین دنون
...میری ایک سکاچ لیڈی دوست گئی۔ عربیون کی تعریف کی۔ ایک حسین مغربی نوجوان کو کرسٹان لنڈن کو لائے
...ظاہراً پاگل ہوگیا۔ بولا کہ یہودیون نے حضرت اسمٰعیل کو لوٹا۔ اُسکی باتون کا نہ سر تہا نہ دُم۔ ہان گر حور فرنگ
...ی ہو جاوین تو مسیحت تو کیا جو مذہب چاہین ہمارے جوانون کو سکہلاوین اور ہمارے مولوی عشقیہ
...ویس ایک ہی بوسہ پر سمرقند و بخارا تو کیا دین و ایمان سب قربان کرین۔ ان مین سے کوئی میری پاس
...سیکہنے نہ آیا۔ ہر چند کہ بسبب محبت و عشق پادریون کو مفت سکہلاتا ہون۔ +

...لوی ہدایت رسول - امید ہے کہ آپکو وکیل خوانی کی اجازت ملتی ہوگی کیونکہ آپ کو اس قدر استطاعت
...ی کہ کسی وکیل کو معاوضہ دیکر آپ عدالت مین تقریر بازی کا مزہ چکہتے۔ اس کلجگ زمانہ مین پیسہ ہے تو سب کچہہ
...و سفید شراب کالی اور گوری رنڈی لارڈز اور بادشاہون کی دعوت سب کچہہ روپئے کی بدولت ملسکتا ہے
...پئے دید و بہشت مین داخل ہونیکو دوزخ ضرور ملیگا۔ اسی وجہ سے بمبئی کے طاعون زدہ مسلمین کہنے لگے۔
...حدیث سے ثابت ہوا کہ قیامت آئی۔ آپ اور وے اطمینان سے رہین دلّی ہنوز دور ہے۔ دلّی کا ذکر کرتے
...آج (۲۱ جنوری) دو کاپی وکیل مورخہ ۲۷ - نومبر آئین۔ ایک کاپی لنڈن ہسپتال مین کسی نواب زادہ عبدالرحمن
...خانسامان کی خدمت مین بہیجا۔ اور دوسری کاپی امشب دریا کنارے دیدونگا۔ ابہی صفحہ ۷ پر شمس العلماء
...حافظ نذیر احمد دہلوی کی نظم پڑہی۔ ہر بار جب پڑہتا ہون تو ایسی ہنسی آتی ہے گویا اودھ پنچ مطالعہ
...کر رہا ہون۔ زمانے کا فوٹو شاعری اور ظرافت سے آپنے کہینچا ہے۔ گر پرنس ثریا جاہ گلاسگو ہوتے تو مین
...ایک الفاظ کے معنے پوچہتا جو قطعہ موصوفہ مین مندرج ہین۔ +

...ید یا جلاوطنی - گذرے خزان مین فدوی لکہنو آنے والا تہا۔ مگر افسوس کہ میری خالہ (برطانیہ)
...روپیہ قحط زدگان ہند لیگئے اور باقی ماہر و پادریان ہند۔ البتہ ملاح ہو کر آسکتا تہا پہر یقین تہا کہ جون مین
...لکہنو مین تشریف لاؤنگا تو گراس تہمتن کی گنجائش امام باڑہ مین نہ ہوگی تو شاید آپکے ہی کمرہ مین ایک کونہ
...لیگا۔ اور سرکار کی طرف سے وقت پر گہاس بہوسہ۔ +

...قرآن مجید قبول فرمایا - مفت مین صلاح دینا اس آنجہانی کا پیشہ ہے۔ لہذا مولوی نذیر احمد سے عرض
...ہے کہ ایک اور نظم اپنی طبع جودت اور اُمنگ دار برق کو مات کرکے ذہن الماسی سے پیدا کرکے طلائی
...کاغذ پر لکہوا کر اور سنہری چوکٹے مین نصب کرا کر اور قرآن مجید کے اردو ترجمہ کی (جو حافظ صاحب موصوف
...کی تالیف ہے) ایک جلد قیصرہ معظمہ سلطان المعظم۔ سلطان المغرب الاقصیٰ۔ شہنشاہ ایران۔ شاہ افغانستان۔
...شہنشاہ روس چین و جاپان و سیام و جرمن و آسٹریہ وغیرہ کو عطیہ فرماوین۔ غالباً بڑی شکرگذاری کے
...ساتہہ مولوی صاحب کا تحفہ قبول کیا جاوے گا۔ بندے کو ایسی ایک کاپی نہ دیوین۔ میرے پاس پہرے
...کے سپاہی نہین۔ قزاق غریبخانہ سے لوٹ لیجاوینگے۔ مجہے ایک کاپی منگوانے کی امرتسر اور بہوپال
...سے اجازت مگر مین بذریعہ ایک مسلمان ملاح کے منگوا چکا ہون جب تشریف لاوینگے تو پڑہونگا اور سناؤنگا۔

...تاریخ عربیان - جناب مولوی محمد انشاء اللہ صاحب کی خدمت مین ایک تاریخ عرب بہیجتا ہون
...جو مین نے ۱۸۷۳ء مین پڑہی تہی۔ در جزیرہ ٹرینیڈاڈ اور جسکے پڑہنے سے مجہے بے انتہا اپنی ذات
...پر فخر ہوا۔ شاید اس کتاب کا ترجمہ ہو چکا ہے ورنہ اسکے چہپوانے سے ہمارا قومی فائدہ ہوگا سب پہلو سے۔
...کتاب کا نام ہے آکلیس ہسٹری آف دیسارسنس۔ ۱۸۵۷ء مین چہپی تہی۔ مسلمانون کو یاد رکہنا چاہیئے
...کہ انگریزون نے کیسا سلوک مسٹر کوئیلم کے ساتہہ کیا۔ پہر کیا تعجب کہ انگریزون نے پروفیسر آکلی کو کافر
...(مسلمان) کہا ہو خصوصاً غدر ہند کے ایام مین۔ فرنگی چالاک ہین شجاع ہین حسین ہین مگر مارل اور مذہبی

معاملات عموماً انکی سمجہہ کے باہر علاوہ چند اشخاص مشہور ہے کہ جس منک (عیسائی درویش) نے
قرآن مجید کا ترجمہ لیطانی مین کیا اُسکو شیطان کا خطاب ملا۔ خوف تہا کہ کرسٹان لوگ قرآن مجید
کو پڑہکر مسلمان ہو جاوینگے۔ سچ تو یہ ہے کہ پادریون نے فرنگستان مین فریب سے کام کیا اور اکثر ویسا ہی
کرتے ہین۔ حضرت محمد کو گالی دینا اور قرآن شریف کو بدنام کرنا شرط کرسٹانی سمجہتے ہین۔ جناب حاجی
اسمٰعیل بہی ایسی کتابون کے ترجمہ پر توجہ فرماوین۔ ترجمہ کے معنے نہین کہ لفظی ہو بلکہ ایسا ہرگز نہین
چاہیئے۔ پرانی کتابون کا اصلاح کرنا اور تواریخون کو درست کرنا چاہیئے۔ کئی ایک کتابین گم ہوئین اور صدہا
ہندوستانی اور سکاچ دوستون کو دین۔ میری دوستی برطانیون سے ویسی ہی ہے جیسی ہندوستانیون سے۔
مگر افسوس برطانیان علم اور محبت کے قدردان نہین۔ روپیہ روپیہ روپیہ ہی عموماً انکا دیوتا۔ سکاچ پادری
بہی اکثر زر پرست ہین بلکہ دلمین ملحد ورنہ اس قدر دنیا پرستی نہ کرتے۔ رحم انصاف اور محبت سے زندگی بسر کرتے
جیسے برہمنون کی خود پرستی سے انڈیہ برباد ہوا۔ اور مسلمانون کی عیاشی اور غفلت اور غرور سے۔ اسیطرح
برطانیہ لوگ اللہ تعالےٰ کی عبادت عموماً زبان سے کرتے ہین۔ سبکو یہی خبط ہے کہ کیونکر اور کس حیلہ سے روپیہ
جمع ہو۔ شرمگاہ کا بہی تماشہ کرین گر روپئے ملین۔ خاوند اپنی جوروون کو نچاتے ہین۔ اور انکے افعال
کو دیکہکر مین عش عش کرتا ہون۔ سکول اور کالج کا علم نوجوانون کو بدکار بناتا ہے۔ تہوڑے آدمی بائبل
سمجہتے اور نہائیت کم پڑہتے۔ روزانہ تعداد اُن خاندانون کی زیادہ ہوتی ہے جو کسی عبادتخانہ کو
نہین جاتے۔ گورے افسر جہازون مین مسلمان ملاحون سے کہتے ہین کہ "ہمکو مسلمان بناؤ"۔ افسوس کہ مسلمان
بہی شراب پیوین اور بدکار ہون۔

لمبی کہانی - جناب اڈیٹر وکیل کو ایک دفتر لکہہ چکا اور جتنا لکہتا ہون اوس سے زیادہ مغز مین اُن لکہے
مضامین حاضر۔ اب بہتر یہی کہ مراسلات کو ملفوف کر دون ورنہ دوستون کو دق کرنا اچہا نہین۔
پیر کا روز ہے اور تیسرے پہر کا وقت۔ میری گہڑی گونگی ہے۔ ٹہیک ساعت نہین لکہہ سکتا۔ عمدہ موسم
ہے۔ بی بی باہر گئی ہے سودہ سلف کیواسطے حیدری اور عثمان سکول۔ سکینہ کے دانت مین درد ہے
دو ہندوستانی کبوتر کے ساتھ کہیلتی ہے سنہلی کنیری چڑیا خوشی سے اُڑا رہی ہے۔ اور چہچہاتی
ہے۔ کمرہ مین در آتشگاہ کچہہ آگ ہے۔ میوزک ٹیچر جلدی آویگی۔ وہ ایک سکاچ دوست کی انگریزی بی بی
ہے۔ اور میری بی بی بہی جو انگریز ہے اوسے دیکہکر بہت خوش۔ انگریز اور انگریزن بڑے باتونی ہین
مستورات سب کہین فصیح ہوتی ہین۔ سڑک پر سے گاڑی بگہیون کا غل آتا ہے۔ اب دل چاہتا ہے
کہ پوشاک بدلون جو پوشاک پہنے ہون اسکو ۵۰ شلنگ خرچہ کرکے ۱۸۸۰ء مین بنوایا تہا۔ اور
جو بدل مین ابہی پہنونگا۔ اُسکو بہی ۵۰ شلنگ پر خریدا تہا۔ میرے کپڑے اور جوتے بہی مدت تک
مجہکو نہین چہوڑتے یا مین اُن سے بسبب دوستی کے جدا ہونا نہین چاہتا۔ پہر اپنے ہموطنون سے
محبت کیون نہو۔ کل جب مین لکچر دینے کو ۴ یا ۵ میل کے فاصلہ یہان سے گیا تہا تو عثمان نے ایک چوہا
پکڑا۔ اس غریبخانہ مین ہزارہا چوہے ہین۔ گہر پرانا ہے۔ قاضی عبدالرحیم از رنگون نے فتوی دیکر
اُس چوہے کو جلوا دیا۔ گویا کہ بیچارہ چوہا سرحد کا ایک سردار تہا جسے کرسٹان جلاوین۔ والسلام

بندرونکے مشتہر - ہمارے تجار جنکے کارخانے کراچی۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ چٹاگانگ کولمبو
.... رنگون مین ہین انکی خدمت مین عرض۔ کم سے کم اپنا اشتہار وکیل امرتسر کو عنایت فرمائے
کیونکہ فدوی مالک اخبار سے ۵۰۰ کاپیز وکیل کی مانگتا ہے جو مین سٹیمر زمین تقسیم کر دونگا۔ تین مہینے
کے عرصہ مین وے تقسیم ہو سکینگے۔ اور آپ معہ اسباب تجارت ضرور دنیا کے سب حصون مین مشہور ہو جاوینگے
جہان اُردو خوان موجود ہین۔ اشتہار مین قیمت انگریزی سکہ مین بہی لکہیئے گا۔ علاوہ مین بہت خوشحال
اصحاب کا پتہ منیجر صاحب کو بہیجونگا۔ جنکی خدمت مین عرض ہے کہ نمونہ پرچہ وکیل ارسال ہوگا۔ اب خیال
کیجئے۔ کہ ۵۰۰ کاپیز وکیل اور پوسٹیج اور محنت وہان اور یہان کچہہ تہوڑی بات نہین۔ لہذا فوراً
اشتہار کروائے۔

قومی قونصل - میرے ایسے خادم قوم کیواسطے لاکہا ضروری ہین۔ برطانی جلاوطنون سے خواہ

مراسلات

قوم راجپوت قصبہ ہریانہ تحصیل و ضلع ہوشیارپور

یہ قصبہ اپنے تاریخی حالات کے باعث تمام حکام کی نظروں میں ایک شریف قوموں کی رہائش کا مکان ہے۔ کیونکہ اس قصبہ میں ایک اعلیٰ درجہ کی شریف قوم راجپوت رہتی ہے۔ گو زمانہ کے انقلاب کے باعث اسوقت ایک مردہ قوم ہے۔ مگر ایک وقت تھا کہ شاہان سلف یعنے مغل امپائر کے نامی بادشاہ محمد جلال الدین اکبر کے دربار کے رکن تھے۔ بہادری۔ شجاعت۔ اس قوم کی تاریخ سے ظاہر ہے۔ مگر اس خاندان کا حال واقعات اکبر سے ظاہر ہے کہ جس زمانہ میں اس خاندان کا رکن میاں اشرف خاں دربار اکبر میں کروڑی کا منصب رکھتا تھا۔ اور اس زمانہ سے دہلی میں ایک اشرف خان کا محلہ مشہور ہے۔ زیادہ مفصل حال اگر میں تحریر کروں تو ایک کتاب لکھنی پڑتی ہے۔ اسلئے تتبیع کے طور پر مختصر حال میں اس کا اظہار کر دیا ہے۔ کہ یہ مردہ خاندان ایک وقت ایسا مشہور اور نامور تھا۔ جو ملک نیپال سے آنکر یہاں آباد ہوا ✣

میاں اشرف خان کا چھوٹا بھائی میاں شریف خان رہتا تھا۔ اور اسکی اولاد اب اس قصبہ میں شریف خانیوں کے نام سے مشہور ہے۔ یہ خاندان شہنشاہ اکبر سے پہلے کا یہاں آباد ہے۔ اور اس قصبہ کے مالک ہیں۔ اولاً جب آباد ہوا۔ تو اسکی اولاد کی تفریق اس طرح ہوئی۔ کہ بڑے بھائی کو رانا کہتے تھے۔ اور دوسرے کو اس سے ½ حصہ بوجہ خوردی ملکیت کا ملتا تھا۔ اسلئے قصبہ ہریانہ ⅔ بڑے کی اولاد نے اور ⅓ چھوٹے کی اولاد نے ملکیت تقسیم کر لی۔ اور اسکے علاوہ اور بہت سے گاؤں شامل ملکیت تھے۔ اور اسی طرح سے رانا و شریف خانیوں کے نام سے مشہور دو محلوں میں آباد ہیں۔ اور دراصل ایک ہی نسل کے آپس میں بھائی ہیں ✣

خوبی قسمت سے شہنشاہ اکبر کے زمانہ میں چھوٹے کی اولاد میاں اشرف خاں نے دربار میں وہ عزت حاصل کی کہ آئین اکبری میں مفصل حال درج ہے۔ عہد سکھوں میں یہ خاندان نیست و نابود ہو گیا۔ اور باہمی خانہ جنگیوں سے بالکل تباہ ہو گیا ✣

برٹش گورنمنٹ کے زیر سایہ اس خاندان کے چند ممبران کی قسمت نے جو زور کیا۔ تو پھر چمک اٹھا۔ اس فریق سے جو شریف خانیوں کے نام سے موسوم ہے۔ خان بہادر منشی ..... نے جوڈیشل اکسٹرا اسسٹنٹ کے عہدہ تک ترقی کر کے مختلف ذمہ داریوں کے عہدہ پر مثلاً وزارت۔ ریاست بہاولپور اور اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ بلوچستان وغیرہ میں مامور رہکر آخر کار بحالت قائمقام ڈسٹرکٹ ججی کے ۱۵ - دسمبر ۱۸۹۶ء کو انتقال کیا۔ اور دوسرے بھائی منشی گاموں خانصاحب نے ایسے ہی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کے عہدہ تک ترقی کی۔ اکتوبر ۱۸۹۷ء میں انتقال کیا۔ ان دونوں بھائیوں کے خدمات گورنمنٹ میں مشہور ہیں کہ (گو معمولی افسر تھے) بس وفاداری سے اپنی خدمات انجام دی ہیں۔ حال میں ان خانصاحب کا حقیقی بھتیجا منشی محمد نواب خان جہلم میں تحصیلدار ہے۔ اب اس خاندان سے دو تین لڑکے ہیں۔ جو حکام کی مہربانی کے امیدوار ہیں

ایک تو مسٹر راٹن صاحب بہادر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع راولپنڈی کی عنایت سے منشی علی حیدر خان مرحوم اول کا سارجنٹ ہے۔ دوسرا منشی احمد خان جو میجر انگلس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ہوشیارپور کے زیر سایہ ان کی مہربانی سے فیلڈ قانونگوئی ہے۔ اور کرنیل میسی صاحب بہادر کمشنر قسمت جالندھر کی عنایت سے حسب سفارش میجر انگلس صاحب بہادر نائب تحصیلداری کے واسطے امیدوار منظور ہو چکا ہے۔ یہ دونوں لڑکے انٹرنس پاس شدہ ہیں۔ اور ہونہار جوان اس مردہ خاندان کے واسطے امید و بیم کی حالت میں حکام کی عنایتوں کے منتظر ہیں۔ اگر کسی قدردان حاکم کی نظر میں آگئے۔ تو پھر مردہ یہ خاندان سلگتا رہیگا۔ ورنہ بعد منشی محمد نواب خان تحصیلدار کے پھر یہ خاندان جو ایک مدت کے بعد برٹش گورنمنٹ کی زیر سایہ منشی محمد مہدی خان و منشی گاموں خان کی طفیل چمکا تھا ماند پڑ جاویگا۔ اور وہی کس مپرس کی حالت ہو جاویگی ✣

امید ہے کہ سر مکورتھ ینگ صاحب بہادر کی گورنمنٹ جو منشی محمد مہدی خان و منشی گاموں خانصاحب کے ناموں سے بذات خاص واقفیت رکھتے ہیں۔ اس خاندان کی بہبودی اور زندہ رکھنیکو اسطے اپنی نظر رحمت اور خسروانہ رحم سے کام فرمائینگے۔ اور اس خاندان کے ان دو ہونہار جوان لڑکوں احمد خان و علی حیدر خان کی حالتوں پر جو بیکسی کے عالم میں اپنی عادل گورنمنٹ کیطرف نہایت حسرت سے دیکھ رہے ہیں۔ خاص نظر الطاف فرمائینگے +

دوسرا فریق رانیا ہے۔ جو بڑے کی اولاد سے ہیں۔ اور جسکی اسوقت ذیل کے ممبران گورنمنٹ کے زیر حکومت عہدہ پر موجود ہیں۔ رانا محمد جلال الدین خانصاحب انسپکٹر پولیس ضلع گورداسپور۔ رانا محمد تاج الدین خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر ضلع ہزارا۔ رانا محمد علیخانصاحب نائب تحصیلدار بارکھان ملک بلوچستان۔ یہ تین اصحاب دوسرے فریق ہیں۔ جو اسوقت گورنمنٹ کے زیر سایہ دمک رہے ہیں۔ اس خاندان کی ایک اور بات قابل خاص ذکر ہے۔ کہ ان دونوں فریقوں میں عہد سکھاں میں کسی باعث دنیوی سے سخت مخالفت بلکہ جنگ و جدل ہو گیا۔ جیسا کہ اکثر خاندانوں میں ہوتا ہے۔ اور یہ دونوں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے۔ اور اسوقت تک رہے ہیں۔ افسوس کہ اس دشمنی کے زمانہ میں بھی اس خاندان کی باہمی دشمنی عناد کینہ کا وہی حال رہا اور کسی نے اسطرف توجہ نہ کی۔ اور قومیں کیسی اتفاق کرتی جاتی ہیں۔ مگر الحمد للہ کہ بروز عید مبارک ان دونوں کی بھی باہمی مصالحت ہو گئی۔ اور جمع ہو کر ایک جگہ نماز ادا کی۔ اور خدا کی جناب میں اتفاق قومی کی دعا کی۔ اس سے پہلے آجتک یہ دونوں فریق کبھی موقعہ پر اکٹھے نہیں ہوئے۔ اور نماز عید بھی جداجدا ادا کرتے رہے۔ اللہ کا ہزار احسان ہے کہ اس عید سعید پر ان معزز فریقوں نے اپنی تمام باتوں کو ترک کر کے صلح کر لی ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ اتفاق رہے۔ آمین ثم آمین۔ ایک امر اور بھی اس خاندان کا قابل توجہ گورنمنٹ ہے کہ آجکل کے حکام عموماً میر لیپل گریفن صاحب کی کتاب پنجاب چیفس کے ملاحظہ پر عمل کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کتاب میں بہت سے ایسے نامور اور شاہی خاندان ہیں۔ جنکا نام نامی بعض نامور مصنف کی کم توجہی کے باعث درج نہیں ہوا۔ منجملہ جسکے یہ خاندان بھی اس کتاب کے اندراج سے محروم رہگیا۔ صرف اسی باعث سے کہ نامور مصنف کی منشی محمد مہدی خانصاحب سے ناراضگی کسی بات سے پیدا ہو گئی تھی۔ اور یہ خاندان محض اسی ممبر کے ذریعہ گورنمنٹ کے زیر نظر تھا۔ جو رہ گیا۔

Chamber Linscou Ghremedy.
چیمبرلینس کیف دیمیڈی (چیمبرلینس صاحب کی کھانسی کی دوائی) (امریکہ میں بنائی ہوئی)
ہر قسم کی کھانسی۔ زکام۔ نزلہ۔ بچوں کی کھانسی۔ گلے کی کھرکھراہٹ۔ اور ہر قسم کی تھوڑی کھانسی کو بالکل دفع کر دیتی ہے۔ امریکہ میں تمام ڈاکٹر اسکا استعمال کراتے ہیں۔ ایک مرتبہ اسکو آزمایئے اور صحت پایئے۔ قیمت چھوٹی بوتل ۸ر بڑی بوتل ۱؎ ✣
تمام انگریزی دوافروش فروخت کرتے ہیں ✣
یہ دوا شیخ فیروز الدین صاحب سوداگر ادویات امرتسر سے مل سکتی ہے

Chamber. Lain's Pain Balm.
چیمبرلینس پین بام (چیمبرلینس صاحب کی دوائی دافع درد) (جو امریکہ میں بنائی ہوئی)
تمام دنیا میں ہر قسم کے درد کے فوراً دفع کر دینے کے لئے مشہور ہے۔ خصوصاً ہر قسم کے گنٹھیا۔ کٹراپن موچ۔ لنگڑاپن اور ورم کے لئے مشہور ہے۔ زخم۔ چوٹیں۔ جلے ہوئے مقامات بھی اچھے ہو جاتے ہیں۔ دردسر۔ دردندان۔ اور درد گوش کے لئے نافع ہے۔ درد پہلو و درد پشت کا بہت اچھا علاج ہے۔ غرض نہایت عجیب دافع درد دوائی ہے۔ قیمت چھوٹی بوتل ۸ر بڑی بوتل ۱؎ ✣
یہ دوا شیخ فیروز الدین صاحب سوداگر ادویات امرتسر سے مل سکتی ہے

اور بہت ایسے خاندان کتاب موصوف میں درج ہیں - جو موجودہ حالت کی عزت کے باعث خاندان ہوگئے ہیں - کیونکہ مثل مشہور ہی جسکی لاٹھی اُس کی بھینس - والا تحقیقات سے ثابت ہی کہ پست حالت کے خاندان بہت رہگئے ہیں - جنکا اندراج نہیں ہوا - الراقم ایک ممبر خاندان +

دماغی اعلیٰ تعلیم

سکوں در آتش سوزندہ گفتم + نشائد کرد و درمان ہم سکون است +

اسی اخبار کے کسی گذشتہ نمبر میں مسئلہ تعلیم کی ذیل میں سید صاحب کے مضمون تعلیم کی نقل کرتے ہوئے کچھ ریمارک کئے گئے ہیں - چنانچہ ہم بھی مسئلہ تعلیم پر ایک مجمل سا خیال ظاہر کرتے ہیں +

فی زماننا اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد کسی شخص کا ملازم ہوجانا اور گورنمنٹ کا کوئی اعلیٰ عہدہ حاصل کرلینا عیب یا جرم نہیں ہی - بلکہ اعلیٰ تعلیم کی قدر اور پرسش کا موجب ہی - البتہ ہر شخص کا جسنے کہ اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہی اپنی تعلیم کے منشاء کو محض ملازمت کیواسطے ہبہ کردینا سخت عیب کی بات ہی - لیکن تعلیم نیز اعلیٰ تعلیم دونوں کا منشائے اصلی علوم جدیدہ سے واقفیت حاصل کرکے اُنسے متمتع ہونا یا کم از کم انکی قدر و منزلت کو سمجھ سکنے کے قابل ہوجانا ہے - مگر افسوس کہ جسقدر اور جس قسم کی اعلیٰ تعلیم آجتک ہندوستان میں ہوچکی ہے اور ہو بھی رہی ہے اُسکی بنا پر اعلیٰ تعلیم کا نتیجہ کسی ایسے نمایاں طور پر ملک کے سامنے نہیں آسکا کہ جسکو علانیہ صورت میں تعلیم یا اعلیٰ تعلیم کا ایک نفع بخش نتیجہ کہا جاسکے - کیونکہ اصل اعلیٰ تعلیم کا منشا صرف ڈگریاں لے لینا نہیں ہی - بلکہ زمانے کی موجودہ ترقیوں اور ہر قسم کے علوم و فنون کو عمل میں لاکر انسانی کاموں کو درجہ تکمیل تک پہنچانیکا نام اصلی اعلیٰ تعلیم ہے ورنہ اعلیٰ تعلیم یافتہ یعنے ایم - اے - بی - اے ہوجانا اصلی اعلیٰ تعلیم (جسکو ہم انتہائی اعلیٰ تعلیم سے تعبیر کرینگے) کی گویا الف بے تے ہے - ایم - اے - بی - اے یا عرف عام کے موافق اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوجانے کے بعد انسان اس قابل ہوجاتا ہے - کہ دنیا کے کاروبار کے واسطہ اور عزت و وقار حاصل کرنے کے لئے جو جو طریقے اور رستے ہیں اُنپر چل سکے - یا اُنکو سمجھ سکے اور بس ورنہ انتہائی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا وقت تو گویا اب آیا ہے - کہ جسکا جی چاہے حصول مدعا کے واسطے اصلی اعلیٰ تعلیم شروع کرے - یوں خیال کرنا چاہئے کہ ایم - اے + بی - اے ہوجانے کے بعد انسان اصل یا انتہائی اعلیٰ تعلیم کے مدرسہ میں داخل ہونیکے قابل ہوجاتا ہے - لیکن افسوس کہ ہندوستان میں ایسا مدرسہ ابتک کوئی نہیں ہی اور کہاں سے ہوتا جبکہ اس میں داخل ہونیکے قابل طالب علم ہی میسر نہیں ہیں - ہاں جب بہت سے ابجد خوان یعنی ایم - اے بی - اے اس مدرسہ میں داخل ہونے کے قابل ہوجائینگے - تو اس قول کے موافق کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہی - خود بخود مدرسہ کی ضرورت پیش آنیکے باعث شائد مدرسہ کھل جائے - انگلستان و یورپ میں ابتدائی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے یا یوں کہو کہ ایم - اے + بی + اے ہونیکے بعد لوگوں کے واسطے ایسی سوسائٹیاں اور ایسی انجمنیں یا کمیٹیاں اور کارخانے موجود ہیں کہ جن میں لوگونکو عملی طور پر اپنا ذاتی جوہر اور دماغی قوت دکھانے کے واسطے مختلف قسم کی تحریکیں اور ترغیبیں ہوتی رہتی ہیں - اور یہی گویا انتہائی اعلیٰ تعلیم کے مدرسے اور مکتب ہیں کہ جہاں سے وہ اصل اور انتہائی اعلیٰ تعلیم کا نتیجہ اور منشا حاصل کرسکتے ہیں - لیکن ہمکو ابھی عرصہ تک کسی ایسے مدرسہ میں داخل ہونیکے لائق طالب علم ہی پیدا کرنے ہیں اور یہ ضروری امر ہے کہ اس عرصہ میں ابتدائی اعلیٰ تعلیم کی ترقی ہونے کے باعث ساتھ ساتھ ایسے مکتب اور مدرسے یعنے اس قسم کی انجمنیں اور کمیٹیاں یا کارخانے اور سوسائٹیاں قائم ہوتی چلی جائینگی - جیسا کہ آجسے چالیس برس پہلے کی نسبت آجکل کی دنیائی ہندوستان میں عجیب عجیب انقلاب اور تبدیلیاں واقعہ ہوگئیں ہیں - پس اُسوقت پتہ لگ سکیگا کہ قوم اور ملک کے مدبر اعلیٰ تعلیم یعنے ایم - اے - بی - اے کثرت کے ساتھ پیدا کرنے پر کیوں زور دے رہے تھے - کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ ملک میں جو کلونکے کارخانے اور مختلف قسم کے جلسے اور سوسائٹیاں روز بروز بڑے زور کے ساتھ جاری ہورہے ہیں - یہ محض تعلیم کی کسیقدر ترقی کے باعث سے نہیں بلکہ کسی اور وجہ سے ہورہی ہیں - لیکن یہ یقینی بات ہی کہ ان کی جڑ اور بنیاد صرف چند لوگونپر قائم ہی - کیونکہ ابھی ملک میں اعلیٰ تعلیم یافتہ یا انکی قدر و منزلت کو سمجھنے والا گروہ ایک نہایت ہی محدود حالت میں ہی اور اسیواسطے یہ کارروائی کسیقدر قبل از وقت ہی - کیونکہ جو کچھ کہا جارہا ہی - وہ محض بچوں کا سا کھیل ہی غرضکہ ہمکو ابھی تمام ایسے طریقوں سے دست بردار رہنا چاہئے کہ جنکے باعث ہمارے اصل مدعا اور ہماری بنیاد کی پختگی میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا ہو - یعنے جب ہم دماغی اعلیٰ تعلیم کے مقابلہ میں ٹیکنیکل وغیرہ امور میں مصروف ہوجائینگے - تو یہ ضروری بات ہی کہ ہماری توجہ اور ہماری کوشش اور ہماری ہر قسم کی قوت مختلف باتوں میں تقسیم ہوجانے کے باعث منتشر ہوجائیگی اور اسواسطے ہماری تعلیم پر برا اثر پڑیگا - جو ہماری جیسی حالت والوں کے واسطے نہایت نقصان دہ امر ہے - کیونکہ یہ کام تو تعلیم میں مکمل ہوچکنے کے بعد کے ہیں - نہ کہ موجودہ حالت کے مناسب - اس صورت میں ہم نہ تو تعلیم ہی میں کسی نتیجہ بخش حالت تک پہنچ سکینگے اور نہ ٹیکنیکل وغیرہ میں اُن کے اصلی منشاء کو نہ سمجھ سکنے کے باعث کامیابی کی حد تک پہنچ سکینگے - غرضکہ ہم دونوں طریقوں میں نیم ملا خطرہ ایمان اور نیم حکیم خطرہ جان کے مصداق ہونگے - اسواسطے ہمکو چاہئے کہ ہم ایک دروازہ کو مضبوط پکڑلیں اور وہ ایک دروازہ تعلیم اور دماغی تعلیم ہی ہوسکتی ہی - کیونکہ بغیر دماغی تعلیم کے ہم ٹیکنیکل تعلیم کے اعلیٰ مدارج تک کو تو سمجھ ہی نہیں سکتے پھر اُسکا حاصل کرنا تو کجا - قطع نظر اسکے ہمکو زیادہ تر بحث جس گروہ سے ہی وہ مسلمانونکا پس ماندہ گروہ ہی اور اس گروہ کو تو خصوصیت کے ساتھ ابھی دماغی تعلیم ہی کی اسقدر ضرورت ہی کہ جسکو پورا کرنے یا ہندوستان کی دوسری قوم کے برابر ہونیکے واسطے ایک لمبی مدت چاہئے - اور جبتک وہ دوسری ہمسایہ قوم کے برابر دماغی اعلیٰ تعلیم حاصل نکرلے - تب تک مسلمانوں کے دل و دماغ میں ان خیالات کا آنا کہ جو کسیقدر دوسرے قوم کے دل و دماغ میں آکر دخانی کارخانے کھولنے یا صنعتی تعلیم دینے کے باعث ہوئے ہیں بالکل ہی فضول اور لغو امر ہے اور صرف دماغی تعلیم کی کمی کے باعث ہی مسلمان ایسے کام کرنیسے معذور نہیں ہیں - بلکہ ان کے پاس اُن خیالات کے علاوہ وہ چیز بھی نہیں ہی کہ جو اس قسم کے تمام کاموں کے واسطے اصل اصول ہی یعنے روپیہ - پس مسلمانوں کے واسطے سب سے زیادہ ضروری کام یہی ہے - کہ وہ بلا بحث کے دماغی اعلیٰ تعلیم حاصل کئے چلے جائیں +

(باقی آئندہ) راقم خاکسار صادق بلند شہری از سر

ندوۃ العلما کا خاص جلسہ

ماہ حال کی ۸ و ۹ تاریخ کو ندوۃ العلماء کا جلسہ خاص مقام کانپور میں دو یوم تک منعقد رہا - اس جلسہ میں میں اطراف و جوانب کے مفصلہ ذیل ارکان مجلس انتظامی و دیگر معززین شامل تھے +

مولوی مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور استاد حضور نظام شمس العلماء مولوی شبلی نعمانی صاحب پروفیسر مدرسۃ العلوم علیگڈھ + مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور + مولوی یونس خانصاحب رئیس دتاولی ضلع علیگڈھ + خان بہادر منشی اطہر علیخان صاحب رئیس کاکوری ضلع لکھنؤ + مولوی شاہ ابوالخیر صاحب سجادہ نشین غازیپور - مولوی ظہیر احسن صاحب شوق نیموی ضلع پٹنہ - مولوی حفیظ اللہ صاحب سابق مدرس اعلیٰ مدرسہ عربیہ رامپور - مفتی رحیم بخش صاحب مدرس گورنمنٹ ہائی سکول الموڑہ مولوی مشتاق علیصاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ فیض آباد - مولوی سید حکیم ظہور الاسلام صاحب

Chamberlans Colic Cholera & Diarrhoea remedy

چیمبرلینس کولک کالرا اینڈ ڈائریا ریمیڈی (چیمبرلینس صاحب کی قولنج ہیضہ پیچش کی دوائی) (جو امریکہ میں بنائی گئی ہی) + نہایت عجیب دوائی اپنی قسم کی ہی - جو تمام دنیا میں استعمال اور پسند کیجاتی ہی - تمام معدے کے دردونکو فوراً دفع کرتی ہی - قولنج - ہیضہ - پیچش - ظہیر دوامی ظہیر - بچونکا ہیضہ - انتیریونکی ہر قسم کی بیماریاں + قیمت چھوٹی بوتل عہ بڑی بوتل (عہ) +

ہر جگہ دوا فروشوں سے مل سکیگی +

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر امرتسر سے مل سکیگی

ابی مدرسہ اسلامیہ فتحپور + منشی نہال احمد صاحب علوی حمیدی رئیس کٹرا ضلع الہ آباد + حاجی ماجد حسین صاحب تعلقدار گوریا (ملک اودھ) + مولوی محمد داؤد صاحب وکیل ضلع مرزا پور + مولوی عبد الحمید صاحب رئیس ضلع رائے بریلی ✤

ان دو یوم کے جلسوں میں تجاویز حسب ذیل پیش ہو کر منظور ہوئیں :-

(۱) اس غرض سے کہ ندوۃ العلما کیطرف سے عملی کارروائی عمل میں آئے - یہ قرار پایا کہ دار العلوم کا ابتدائی حصہ کھولدیا جائے چنانچہ اتفاق رائے سے مقام لکھنؤ میں اسکا اجرا تجویز ہوا ✤

(۲) اس ابتدائی حصہ کے مصارف کو ارکان انتظامی نے فراخ حوصلگی سے اپنے ذمہ لیا اور اسی وقت حضرات موجودہ نے فہرست چندہ مرتب کی - اس فہرست میں یہ امر خصوصیت سے قابل اظہار ہے کہ رؤسا کے علاوہ علماء نے بڑی عالی ہمتی دکھلائی اور حسب ذیل چندہ لکھا :-

مولوی فیض الزمان خانصاحب + مولوی یونس خانصاحب + مولوی شبلی صاحب + مولوی حبیب الرحمن خانصاحب + مولوی سید محمد اشرف صاحب + مولوی محمد علیصاحب ناظم + مولوی خلیل الرحمن صاحب + مولوی شاہ ابو الخیر صاحب + مولوی شبلی صاحب نے اس موقع پر یہ تقریر کی تھی کہ علما کو یہ الزام دیا جاتا کہ وہ چندے لینے کو مستعد ہیں - مگر دینا نہیں چاہتے - اسواسطے یہ دار العلوم جو صرف علما کی جماعت بہم پہنچانے کیواسطے قائم ہونا تجویز ہوا ہے - ضرور ہے کہ سب سے پہلے علما اس میں چندہ دیں - اور ایک سال تک ہر قسم کے مصارف کو ارکان انتظامی اپنے ذمہ لیں - ان کے سوا اور جو صاحب چندہ عنایت کرینگے - وہ شکر گذاری قبول ہوگا ✤

(۳) اسکے بعد یہ قرار پایا کہ ارکان انتظامی کا ایک ڈپوٹیشن لکھنؤ میں جاکر دار العلوم کے لئے مکان کی تجویز کرے اور وہاں کے رؤسا خصوصاً منشی احتشام علیصاحب فرزند ارجمند میر امتیاز علیصاحب مرحوم وزیر ریاست بھوپال سے زمین حاصل کرے ✤

(۴) جلسہ انتظامی نے میموریل جو نواب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی شمالی کی خدمت میں اپنے مقاصد و اغراض کے ظاہر کرنے کیواسطے ... بھیجنا تجویز کیا تھا - اسکا مسودہ جلسہ عام میں پڑھا گیا - اور باتفاق رائے قرار پایا کہ میموریل معہ منقل دستور العمل کے بھیجا جائے - خان بہادر منشی اطہر علی وکیل ہائیکورٹ اور خان بہادر چودھری نصرت علیصاحب اسسٹنٹ سکرٹری انجمن تعلقداران اودھ اس میموریل کو پیش کرینگے ✤

(۵) حسب درخواست طلبائے گورنمنٹ سکول کانپور کے یہ تجویز منظور ہوئی کہ انکو دینیات کی تعلیم دینے کے لئے حسب منشاء رزولیوشن گورنمنٹ وقت مقررہ تعلیم میں انتظام کیا جائے - چنانچہ مفتی عبد اللطیف مفتی ندوۃ العلما نے اس خدمت کو آنریری طور پر بخوشی منظور کیا اور قرار پایا کہ اسکی نگرانی کے لئے موزیر کانپور کی ایک سب کمیٹی قائم کیجائے اور خط و کتابت کا کام ناظم صاحب ندوہ کے ذمہ رکھا جائے اور چونکہ اس تجویز کے پہلے محرک وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب رئیس مرادآباد ہیں اسواسطے یہ بھی تجویز ہوئی کہ اس رزولیوشن کی نقل انکی خدمت میں اطلاعاً بھیجی جائے -

(۶) یتیم خانہ کانپور کی رپورٹ پڑھی گئی - اور اسکا جمع خرچ پیش ہوا + جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے حسب درخواست ناظم صاحب ندوۃ العلما ساٹھ بچوں کا دینیات اس یتیم خانہ کے واسطے منظور کیا ہے - جن میں سے چالیس لڑکے مختلف اضلاع سے آچکے ہیں - اور دو روپیہ ماہوار فی بچہ امداد بھی گورنمنٹ نے منظور کی ہے - سب سے زیادہ ہمت اس کام میں حاجی حسینی تمباکو فروش کی ہے - جنہوں نے اپنی جائداد تعدادی پانچہزار روپیہ وقف کردی ہے - جسکی ماہوار آمدنی ۱۰۰ روپیہ ہے - اس کے علاوہ ۱۰ ماہوار تمباکو فروش اپنی روزانہ بکری میں سے نکالکر دیتے ہیں - اور ۱۰ چند ماہوار اہنجانب باشندگان کانپور کی ہے - اور ۱۰ روپیہ ندوۃ العلما کیطرف سے ہے منجملہ ان یتیموں کے ۲۵ لڑکے اور ۱۶ لڑکیاں ہیں - سب کو مذہبی تعلیم دیجاتی ہے - علاوہ بریں لڑکیوں کو کشیدہ کا کام سکھایا جاتا ہے - اور لڑکے مختلف طور پر پریس اور کارخانہ چمڑہ میں کام سیکھنے کو جاتے ہیں - فقط

(نامہ نگار از کانپور)

ایک نیک نہاد اور رعایا پرور افسر کا تبادلہ

یوں تو سرکاری عہدہ داروں اور افسروں کے تبادلے آئے دن ہوتے رہتے ہیں - مگر بعض افسر اپنی نیک نہادی اور رعایا پروری سے لوگوں کے دلوں میں اسدرجہ گھر کر لیتے ہیں - کہ انکا تبادلہ معمولی تبادلہ نہیں سمجھا جاتا - مسٹر ایف - ایم لیوائی صاحب بہادر سب ڈویزنل افسر محکمہ انہار نہر باری دواب متعینہ سوم ڈویزن بھکا تبادلہ حال میں ڈویزن مذکور سے چہارم سب ڈویزن نہر سرہند لودیانہ ڈویزن میں ہوا - اسی قسم کی ہر دلعزیز افسروں میں سے ہیں - جنکا اوپر ذکر کیا گیا ہے - آپ عرصہ پانچ چھ سال تک سوم ڈویزن نہر باری دواب میں بعہدہ سب ڈویزنل افسر ممتاز رہے ہیں - یہہ سب ڈویزن میں جو جو نمایاں کام اور ضروری اصلاحیں دربارہ تیاری راجباہا و ترقی آبپاشی اور دیگر امور متعلقہ کے آپ کے وجود سے ظہور پذیر ہوئے ہیں - انکو اگر تفصیل کے ساتھ لکھا جائے - تو یہ تحریر بہت طول ہو جائیگی - جسقدر ترقی آبپاشی میں آپکی وجہ سے ہوئی وہ اظہر من الشمس ہے - رعایا اور اہل عملہ آپ کے نیک برتاؤ اور اعلے درجہ کے حسن اخلاق کے ہمیشہ ثنا خوان رہے - آپ نہایت درجہ کے شریف پرور - بہی خواہ رعایا - ماتحتوں کی حسن خدمات کی قدر کرنیوالے - اور اپنے منصبی فرائض کو دیانتداری سے انجام دینے والے ہیں - قحط اور خشک سالی کے دنوں میں آپکا اور مسٹر فریزر صاحب بہادر مہتمم نہر کا وجود اس ڈویزن والوں کے لئے نہایت بابرکت ثابت ہوا ہے - اور لوگ ان قران السعدین کو اپنی اعلی درجہ کی خوش قسمتی سمجھتے رہے ہیں - اگرچہ یہہ سب ڈویزن کی رعایا اور عملہ والونکو آپکا تبادلہ بہت ناگوار خاطر ہوا ہے - مگر اس کی تلافی کسی قدر اس امر سے ہو جاتی ہے - کہ آپ حسن خدمات کے عوض میں ترقی پاکر تشریف لیجاتے ہیں - لوگ دعا کرتے ہیں کہ خداوند کریم صاحب موصوف کو معہ اپنی فیملی کے ہر جگہ خیر و عافیت سے رکھے - اور " پھر جلد اسی ڈویزن میں تشریف لائیں " انکی جگہ مسٹر سیمن صاحب بہادر لدھیانہ ڈویزن سے تشریف لائے ہیں - امید ہے کہ آپ بھی صاحب موصوف کے نقش قدم چلکر اپنے آپ کو انکا نعم البدل ثابت کرینگے ✤ (دا قم ایک زمیندار)

عرشی صاحب ابھی زندہ ہیں

مولوی ابو القاسم محمد فضل رب صاحب عرشی شاعر خاص حضور نظام کا ایک دستخطی خط مورخہ ۱۲- شوال جو ناظم صاحب ندوۃ العلما کے نام حال میں آیا ہے - میری ملاحظہ سے گذرا - اس خط سے معلوم ہوتا ہے - کہ مولانا صاحب بفضل الٰہی حیدرآباد میں زندہ و سلامت موجود ہیں خط بہت طویل ہے - اسکا جو حصہ ان کی خبر وفات کے متعلق ہے - ذیل میں نقل کیا جاتا ہے -

میری حالت یاس و رجا کے درمیان تھی - دو چار بار میری حالت ایسی ہوئی کہ گھر میں میرے اعزا رونے پیٹنے لگے - اسی کا یہ اثر تھا کہ تمام شہر میں میرے مرنے کی خبر شایع ہو گئی - اور اسی خبر کو اول دکھن کے اخباروں نے لیا - ان اخباروں سے کرانیکل انگریزی اخبار نے میری موت شائع کی - پھر بمبئی گزٹ تشہیر کا باعث ہوا - پھر تو یہ طاعونی مرض دکھن سے ہندوستان پہنچا - اول چودھویں صدی نے دو کالم سیاہ کئے - جس میں عبرت ناک سین دکھایا تھا - پھر وکیل - پیسہ اخبار - نیر اعظم اودھ اخبار - دار السلطنت وغیرہ نے آسمان سر پر اٹھا لیا - اور سب نے مل کر میرے مارنے کی کوشش کی فقط

(نامہ نگار)

اعلان جناب نواب گورنر صاحب بہادر جنوبی آسٹریلیا

ہم ایکٹ امراض مویشی ۱۸۸۸ء کے احکام کے موجب اگزکٹو کونسل کی مشورہ اور منظوری سے جنوبی آسٹریلیا میں منھ کھر کی بیماری یا وبا مویشی کے انکا اسکدر کرنے کی وجہ سے اشتہار ہذا کے ذریعہ سے ممانعت فرماتے ہیں کہ دو سال کے عرصہ تک ہندوستان سے مویشی بھیڑ و اونٹ و بکریاں ہرن کسی قسم خیرہ جان و سان کی نعش و اون و کھال و چمڑہ و استخوان دبال و سینگ و سم و کھر کچا یا اون کا

ضرورت ہے ایک مدرس کی جو عربی و انگریزی پڑھا سکے - تنخواہ ۱۵ روپیہ ماہوار - درخواست مع سند و تصدیق ۱۵ مارچ تک آنریبل سید محمد یوسف صاحب رئیس بھوپال کے نام بھوپال بھیجدی جائے - ۱۲ منہ

اسلامی خبرین

فہرست زر چند مجروحین عساکر عثمانیہ و مظلومین کریٹ جو یکم فروری ۱۸۹۸ء کے بعد دفتر وکیل مین موصول ہوا

	روپیہ	آنہ	پائی
میزان مندرجہ وکیل مورخہ ۲۸ - فروری ۱۸۹۸ء	[illegible]	۱۲	.
ایک مسلمان	.	۴	.
میان عطا محمد صاحب سیکنڈ ماسٹر شاہکوٹ	عہ	.	.
میان ولایت حسین صاحب مدرسہ انجمن حمایت اسلام لاہور	[illegible]	.	.
میان اقبال حسین صاحب ،،	[illegible]	.	.
میزان	[illegible]	.	.

اعلیٰ حضرت نظام نے ابتک عید کی نذرین نہین لین اسی وجہ سے عالیجناب نواب مدار المہام بہادر نے بہی ابتک نذرین نہین لی ہین - نہ ابتک عید کا دربار ہوا ہے - عید کے روز جو انگریزی دربار ہوا تہا خبر ہے کہ اوس روز مسٹر پلوڈن صاحب رزیڈنٹ کا حال بہت کچہہ غیر تہا - بہت سے خرق عادات ظہور مین آئے معمولی درباریون کو نہین پہچانا - ٹوپی سر سے نہین نکالی - بعضون کے ساتھ اونکے خلاف شان گفتگو کی - یہ حرکات جو بالکل غیر معمولی تہے نکتہ چینی کے ہدف ہو رہے ہین - سنا ہے کہ اسکی خبر حضور وائسرائے بہادر کو دی گئی ہے +

قلمرو نظام سے ابکے ڈہائی سو حاجی بخرچ سرکاری حج کو روانہ ہوئے ہین - محمد سراج صاحب قافلہ سالار ہو کر گئے ہین - اور مولوی عیسے خانصاحب مددگار معتمد امورات مذہبی بہی قافلہ کے ہمراہ روانہ ہوئے ہیں - تاکہ بندر پر حجاج کو ٹکٹ دلا کر انکو جہاز پر سوار کیا جائے - خبر ہے کہ صاحب موصوف کراچی تک جائینگے - حجاج کی روانگی کا خرچ ابکی خبر ہے کہ ۳۵ ہزار روپیہ ہوگا +

لورپول مین پانچ دہقانی مزاج نوجوان انگریز ۱۱ - دسمبر کی رات کو بر سر بازار ایک عرب مسافر نجیب حداد پر بغرض سرقہ حملہ کرنے اور نیز اوسکو مجروح کرنیکے جرم مین ۲۷ - جنوری کو سشن سپرد کئے گئے +

امیر المومنین نے طبقہ امتیاز کے مرصع تمغہ و حمائل کے علاوہ ایک بیش قیمت تلوار جسکے قبضہ پر الماس جڑے ہین - اور تین خالص عربی نسل کے گہوڑے ایم لیونٹیف کے ہاتھ شاہ حبش کو تحفتاً ارسال کئے ہین - شاہ حبش نے سلطان المعظم سے قسطنطنیہ مین حبشی کلیسا کی تعمیر کی اجازت ملنے کی درخواست کی ہے - بیت المقدس مین بہی بابعالی نے شاہ موصوف کو چند ماہ ہوئے اپنے کلیسا کا گرجہ تعمیر کرنیکے لئے کچہہ زمین عطا کی تہی حبش کی ملکہ اور اکثر اعلیٰ عہدہ دارون کے لئے بہی تمغے اور نشان ارسال کئے گئے ہین +

قیصر جرمن نے اُن تمام ترکی افسرون کو جنہون نے جرمن مین جنگی تعلیم و تربیت کی تکمیل کی تہی - اور گذشتہ محاربہ یونان مین شریک ہو کر نمایان کارگذاری کی مختلف مدارج کے جرمنی نشان عطا کئے ہین -

یونانی بندر دولو (غلوص) کے ترکی ڈپٹی کمشنر نے آئندہ یونانی دراہم کے چلن کی ممانعت کر کے ترکی سکون مین لین دین کئے جانیکا حکم دیا ہے - جسکو اہالی ضلع نے بخوشی منظور کر لیا ہے +

امیر المومنین نے قسطنطنیہ کے غربا مین ایک کمیشن کے ذریعہ سے کوئلہ اور ایندہن کے لئے پانچسو پونڈ تقسیم فرمائے -

زار اور زارینہ نے اپنے سرمائی محل مین ۳۷۰۰ امراء کبار اور سفراء وغیرہ کو مدعو کیا تہا - تناول طعام سے پہلے رقص ہوا - پہلے دور مین زار نے اور دوسرے دور مین دولتلو حسنی پاشا سفیر عثمانیہ نے زارینہ (شہنشاہ بیگم) کے ساتھ رقص کیا - کہانیکی میز پر زار کے دائین طرف حسنی پاشا اور بائین طرف کونٹ دومنتہ بللو سفیر فرانس بیٹھے - عثمانیہ سفیر کے اس خاص اعزاز و اکرام سے روس اور ٹرکی کے تعلقات کا بآسانی اندازہ ہو سکتا ہے +

بدری پاشا ڈپٹی کمشنر طرابلس الشام کے حسن انتظام کی وہانکے اخبارات بہت تعریف کر رہے ہین جریدہ طرابلس کا بیان ہے کہ پاشائے موصوف کو یہان مامور ہوئے صرف گیارہ مہینے ہوئے ہین - مگر اس تہوڑے سے عرصہ مین ضلع کے لئے اونکا وجود بہت کچہہ خیر و برکت کا باعث ثابت ہو چکا ہے - اور سرکاری محاصل مین بہی معقول اضافہ ہو گیا ہے - چنانچہ ان گیارہ مہینون مین محاصل اراضی و مویشی کی بابت ۵۳ لاکھ ۱۴ ہزار قرش سرکاری خزانہ مین داخل ہوئے جو رقم سال ماقبل کے انہی گیارہ مہینون سے نو لاکھ قرش زیادہ ہے +

غزتلو جودت بک مالک اخبار اقدام (قسطنطنیہ) نے اپنی کتاب عثمانلی تاریخ و مورخلری (تاریخ عثمانیہ اور اوسکے مورخ) کی قیمت سے ۱۸۷۵۰ قرش (تقریباً ۴ ہزار روپیہ) مظلومین کریٹ کی دستگیری کی انجمن کو پہلے چندہ مین دئے تہے - اب اپنی ایک دوسری تصنیف (اسکی ترک یا زیسی) قدیم ترکی خط کی قیمت سے ۴ ہزار ایک سو قرش انجمن مذکور کے حوالہ کئے ہین +

امیر المومنین نے عطوفتلو حسین حلمی پاشا سابق گورنر آطنہ (ادانا) کو جو آسٹریا کے قونصل کے جہگڑے مین واپس بلا لئے گئے تہے سات ہزار قرش ماہوار کی پنشن عطا کی ہے +

چین کی نسبت ایک ترکی اخبار لکہتا ہے کہ "وہانکی گورنمنٹ نے صرف مسلمانون کی اسی ہزار نئی فوج تیار کرنیکا فیصلہ کیا ہے جسکے ادنیٰ و اعلیٰ افسر بہی مسلمان ہونگے" ناظرین وکیل سے یہ مخفی نہین کہ چینی مسلمان گو شجاعت و بسالت مین ترکون یا عربون کے ہم پلہ نہین لیکن چینی بت پرستون سے کئی گنا زیادہ مضبوط اور بہادر ہین - اور جب کبہی گورنمنٹ چین کو مشکلات درپیش آتی رہی ہین اونکا دفعیہ انہی کی ہمت و شجاعت اور جان نثاری سے ہوتا رہا ہے - گو احسان فراموش چینی حکام بہت جلد انکی خدمات کو بہولکر انکی جان کے دشمن ہو جاتے رہے ہین - چنانچہ ۱۸۷۳ء کی اندرونی بغاوت مین چینیون نے متواتر شکستین کہانیکے بعد جب مشہور مسلمان جرنیل ماہسیغ کو سپہ سالار بنایا تو لڑائی کا پانسہ فی الفور پلٹ گیا - اور دشمن مغلوب و مفتوح ہو گئے +

گورنمنٹ روس نے جب شاہزادہ جارج کی تقرری کی نامنظوری پر کریٹ کے معاملات سے دست برداری کا اعلان کیا تہا تو اکثر اخبارات نے رائے ظاہر کی تہی کہ زار ٹرکی سے ناراض ہو گیا ہے - مگر ہمنے اسکے متعلق تار خبر موصول ہونے پر ظاہر کر دیا تہا کہ اس اصرار و دست برداری مین بہی گورنمنٹ روس بڑی گہری چال چلگئی ہے - چنانچہ ولایت کی تازہ ترین ڈاک مین جو مفصل روسی اعلان موصول ہوا ہے - اوسمین صاف لکہا ہے کہ روس کے تعلقات ٹرکی اور دوسری اُن طاقتون کے ساتھ جنہون نے روسی تجویز کو پسند نہین کیا - برابر نہایت ہی دوستانہ ہین +

تہیسلی کے چند دیہات پر سیف اللہ پاشا کے حملہ آور ہونیکی جو خبر بحوالہ ٹائمز لکہی گئی تہی اوسکی نہ صرف ترکی اخبارات نے ہی تردید کی ہے - بلکہ خود ٹائمز نے بہی دوسرے ہفتہ لکہدیا تہا - کہ تہیسلی مین سب طرح سے امن ہے - سیف اللہ پاشا نے فقط یونانی قزاقون کی جماعتون پر جو حد فاصل کی دونون طرف لوٹ مار کرتے رہتے تہے - فوجکشی کی تہی -

روس بحیرہ اسود کے جنگی بیڑہ سے بقول بعض ایک اور بقول دیگر چند آہن پوش چین کو بہیجنا چاہتا ہے - اور چونکہ کوئی جنگی جہاز بلا اجازت سلطانی باسفرس اور ڈارڈنیلز سے نہین گذر سکتا - وہ اس اجازت کے وصول کے لئے بابعالی سے خط و کتابت کر رہا ہے +

بابعالی نے ایک روسی جماعت کو پرانے کہنڈرات کے کہودنیکی اس شرط پر اجازت دیدی ہے کہ برآمد شدہ قدیم اشیاء کا ایک حصہ سلطانی عجائب خانہ کے حوالہ کر دیا جایا کرے - ٹائمز لکہتا ہے کہ یہ رعایت یورپ یا انگلستان کی کسی جماعت تفتیش کو حاصل نہین +

کریٹ مین (اندرونی) خود مختاری کو قایم کرنیکے لئے سفراء دول اب تجویز کر رہے ہین کہ گورنر کے بغیر ہی آزمایشی گورنمنٹ قایم کیجائے اور اسکی نگرانی و اہتمام دو سلطنتون کے سپرد کر دیا جائے +

اوسکب مین ایک انگریز نامہ نگار اون مفروضہ مظالم کی تحقیقات کر رہا ہے - جو کہا جاتا ہے

کہ عثمانی حکام نے بلغاریون پہ کئے ہین - اِس شخص کی بعض ناجایز کارروایئون سے تنگ آکر والیٔ کوسووا نے مسٹر بلنٹ انگریزی قونصل جنرل کو تار دیا کہ نامہ نگار کو اسکپ سے چلے آنے پر مجبور کرین - مسٹر بلنٹ نے ایسا کرنے سے انکار کرکے سر گری انگریزی سفیر کو اِس معاملہ کی اطلاع دی ہے - اور ساتھ ہی اسکپ کے آسٹرین قونصل کو نامہ نگار کی حفاظت کرتے رہنے کی درخواست کی ہے - نامہ نگار مذکور نے ایک البانین افسر کی جبکہ وہ اپنا فرض منصبی ادا کر رہا تھا - اہانت بھی کی تھی -

جرمن اور انگریزی کمپنیون کی رقابت کو مدنظر رکھکر امیر المومنین نے ارادہ مبارک صادر فرمایا ہے کہ ایشیاء کوچک مین توسیع ریلوے کا کوئی آیندہ کسی انگریز یا جرمن کی درخواست سماعت ہی نہین کیجائیگی +

وان کی عدالت فوجداری نے ۳۳ ارمنی ملزمون مین سے چند کو موت کی سزا دی ہے +

قضا و قدر - اِس مہتم بالشان مسئلہ کی نسبت طرابلس الشام کے ایک جلیل القدر عالم تحریر فرماتے ہین کہ "مین قضا و قدر کا قایل ہون - مگر اُن معنون مین نہین جو عوام لیتے ہین - اونکی تحریر کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

"از ہر چہ بگذری سخن سست خوشتر است - بندہ نہ سیاسی و نہ دپلوماتم - اکثر اوقات خود را بمطالعہ کتب متنوعہ میگذرانم - من آمن بالقدر فلا امن من الکدر - ہر چہ پیست از دست - مگر اینکہ حتی المقدور بجانب خدا پرستی سعی باید کرد - تا نفس امارہ را بطریق ہدایت باز آورد - بمفاد انک لا تھدی من احببت" باز رد بقضا و قدر آوردم - ولے نہ چنانچہ عوام الناس میگویند یعنی ہمانا کہ ہما فعال ما در لوح المحفوظ نوشتہ شدہ و در علم ازلی خداوندی معلوم ست پس چرا باید ما را معاتبہ فرماید - زیرا ہمہ کردہائے ما از دست و بر حسب علم اوست و ما بخلاف خواہش و دانش او چیزے نتوانیم کرد) درین باب آنچہ از جواب صواب بخاطر بیچارہ رسیدہ بعرض میرسانم اگر آنرا سب تہیدند - نفعاً للعموم خلاصۂ آنرا بجریدۂ فریدۂ خویش نقل بفرمایند خالی از فایدہ نیست - اولاً میگویم برادر عوام الناس ہر چہ از کتب مطولہ بیان نمایم بے نتیجہ میماند زیرا درین خصوص علمائے اعلام بسط کلام فرمودہ ہر برہانے را بچند قیاس منطقی اثبات کردہ اند و این براہین خاصۂ علمائے راسخین است - پس باید با مثلہ خارجیہ و تشبیہات ظاہرہ مدعا را بدیشان فہمانید - بنابرین بسبیل تمثیل تشبیہ آنرا دلیل و بدان واسطہ خصم را ذلیل توانم نمود - چنانچہ فرض کنیم کہ جناب مستطاب آقائے محمد انشاء اللہ آفندی را چند نفر خدمہ دوکر است و از انجملہ یکے قمبر نام است - و با قمبر چنان قرار دادہ کہ در ہفتہ شش روز خدمتگذاری کردہ و یکروز برائے استراحت بگردش سیر و باغ برود ولے بدان شرط کہ با کسے جنگ نکند و میوہ باغکس را بدون رخصت نچیند و مال کسے تلف نکند و مردم را با ذیت نرساند و الحاصل از ین قبیل اوامر و نواہی بسیارے برایش بیان فرمود - و حتی ہمہ اوامر و نواہی را مادہ بمادہ برنامۂ نوشتہ بدست قمبر داد و علاوہ بران گفت اگر خلاف گفتہ من عمل کردی ترا عذاب خواہم داد - بنائً علیہ ہرگاہ ہنگام گردش و بیرون رفتن قمبری آمد - قمبر از خانہ بیرون شدہ بر موجب دستور العمل کار میکرد - ولے روزے از روزہا جناب صاحب محمد انشاء اللہ آفندی از فرط ذکاوت یا بواسطہ قرائن و اشارات خارجیہ چنان استنباط فرمود کہ امروز قمبر در ملک فلان میوہ میدزدد و با او میجنگد و سر شرا میشکند بنابرین ہمان روز وقت صبح باز تاکید فرمود کہ بمخالف قاعدہ حرکت نکنی و گرنہ ترا چنین و چنان خواہم کرد - بعد ازان قمبر از در در آمد و رفت - ولے آفندی مومی الیہ از حرکات قمبر بتمامہا دریافت کہ چہ خواہد کرد - پس آنچہ صید السنت کہ قمبر خواہد کرد ہمہ را بر کاغذی نوشتہ نزد خود پنہان فرمود و درین میانہ یکے از نوکران سایرہ برنامۂ اعمال قمبر مطلع گشتہ چون قمبر برگشت پیش از ورود بحضور سرکار ہمان نوکر قمبر را دیدہ - از کیفیت اطلاع اش داد - چون مطلع شد و فکر این جواب افتاد (کہ اگر سرکار صاحب مرا عتاب نمود و خواہش چوبزدنم کرد بعرض میرسانم کہ آنچہ من کردہ ام خلاف امر تو نبودہ و ہمہ اعمالم در علم تو گذشتہ و حتی آنرا پیش از کردن ثبت دفتر نمودہ پس من بر حسب علم تو عمل کردہ ام چرا باید چوبم بزنی) انصاف بدہید

آیا قمبر مجرم در فکر بتمام مصیب است ؟ یا مخطی ؟ در تدقیق این مسئلہ جبر و اختیار کالشمس فی رابعۃ النہار ہویدا و آشکارا خواہد شد - والسلام علی من اتبع الہدیٰ -

مسئلہ آرمینیا کے متعلق گورنمنٹ انگلشیہ نے ایک اور بلو بک "کتاب الازرق" نمبر ۱ ۱۸۹۸ء ج ۸۷۱۶ شایع کی ہے جسمین ۲۶ - دسمبر ۱۸۹۶ء سے ۱۶ ستمبر ۱۸۹۷ء کے حالات درج کئے گئے ہین - اور یہین یہ تسلیم کرنیکے بعد کہ قتل و نہب کا دور ختم ہو گیا ہے - یہ شکایت کی گئی ہے - کہ ابھی تک عام بے اطمینانی موجود ہے اور عرصہ متذکرہ صدر مین بھی لوکٹ مین بماہ مارچ آٹھ گھنٹے قتل عام ہو کر ایکسو ارمنی قتل ہوئے - اور اسی طرح مقام اہین مین بھی قتل عام ہوا - لیکن برخلاف سابق جبکہ گورنمنٹ قاتلون یا عمال سے کوئی باز پرس نہ کرتی تھی - ٹوکٹ کے واقع پر دو والی موقوف ایک قایم مقام تبدیل - کئی دیگر افسر اور نو معزز مسلمان باشندے قتل عام کے بانی مبانی ہونیکے شبہہ مین گرفتار کئے گئے - اور چند سزایاب بھی ہوئے - مگر بعد مین امیر المومنین نے عفو شاہانہ سے کام لیکر اونکو رہا کر دیا - اِس پر انگریزی سفیر کو یقین ہو گیا کہ واقعہ اہین کے مجرمونکو سزا دلانیکی کوشش بالکل بے سود ہے - تاہم وہ اگست مین اِسکے متعلق شکایت کرنیسے باز نہ رہے - جسکا نہایت ہی معقول اور شائستہ جواب بارگاہ سلطانی سے حسب ذیل دیا گیا - "اعلیحضرت اِس معاملہ پر پھر بعد مین غور فرماوینگے - مگر وہ سردست یہ جتا دینا چاہتے ہین کہ جب دول یورپ کی درخواست پر سال گذشتہ مین جرایم کبیرہ کے مرتکب ارمنیون کو سزا معاف کر دیگئی تھی تو کوکٹ کے مسلمانون پہ بعینہ ویسا رحم کرنے مین حضور ممدوح کوئی ناانصافی کی بات نہین دیکھتے"

کم از کم ایک اسلامی ملک مین صنعت و حرفت کا نہ صرف شوق پیدا ہو جانے بلکہ اوسکے عام رواج کی خبر سنکر ہمارے ناظرین کو غالباً بہت خوشی حاصل ہوگی - جریدۃ الغرا القنقی مولانا امیر المومنین کے ظل عاطفت مین ترکون کی ترقی و خوشحالی کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتا ہے - کہ "حضور ممدوح کے عہد سعادت مہد مین جمیع ممالک شاہانہ مین جو اصلاحات ہوئی ہین اونکا شمار کسی اخبار و مین بھی نہین ہو سکتا - اِسلئے اجمالاً بیان کیا جاتا ہے کہ تعلیم معارف نے کہ اِس پر ہی تقدم و ترقی منحصر ہے - جلالت مآب کے سایہ حمایت مین یہانتک ترقی کر لی ہے کہ اب کل غربی (یورپین) حسد و رشک کرنے لگ گئے ہین - اِس ترقی کی ادنی دلیل یہ ہے - کہ ہر سال ہزارہا طلبا علوم جدیدہ کی تحصیل کر کے مدارس سے باہر نکلتے ہین - اور اکثر ولایات عثمانیہ مین صنعت و حرفت نے ایسا فروغ پالیا ہے - کہ کل مقامی ضرورتون کو کفایت کرنے لگ گئی ہے - دار السعادت - برصہ - ازمیر دمشق وغیرہ وغیرہ مین ہزارہا کارخانے حریر - پارچہ بافی اور دیگر صنایع کے قایم ہو گئے ہین - اور یقین کامل ہے - کہ اعلیحضرت کی عنایت سے جمیع ممالک محروسہ ممالک غیر سے ضروریات ما تحتاج کو منگوانے سے مستغنی ہو جاینگے - پس ممالک غیر ہماری کوششون کو جو ہم مادی و معنوی طور پر ترقی و تمدن کے لئے کر رہے ہین - زایل کرنیکی واسطے جو جد و جہد کر رہے ہین اوسکا سر نہان یہی امر ہے - ہماری ملک مین ہر سال ۲۱ ملین پونڈ مالیت کا اسباب باہر سے آتا ہے - اگر ہم مستغنی ہو گئے تو ان ممالک کو اس رقم سے ہاتھ دھونا پڑیگا - اور ساتھ ہی اونکو اندیشہ ہے کہ جب ہماری کارخانے اور زیادہ وسیع ہو جائینگے تو اکثر ممالک شرقیہ ہمیں یگانگت کی وجہ سے ہمارے اشتعد کو ممالک اجنبیہ کی ساختہ اشیاء پر ترجیح دینگے - اِن باتون کو مدنظر رکھکر ہماری قوم پر واجب ہے کہ متحد ہو کر اُس پر عملکرین جسمین ہمکو ادبا اور ماد تا تقدم حاصل ہو - اسبارہ مین امیر المومنین کے منشا و خواہش کی پیروی کرین - کہ اسمین ہمارے لئے سعادت ہے - اور علوم و معارف مین پوری ترقی کر کے دیگر قومون کی طرح تجارتی اور صنعتی کمپنیان بنائین تاکہ ہماری دولت جو اب غیر ممالک کو کھینچی چلی جا رہی ہے - اپنے پاس محفوظ رکھین - کیونکہ جب ہمنے عملی طور پر غیر اقوام کی تقلید کر کے تجارتی و صنعتی کمپنیان بنا لین - اپنے کاشتکارونکو زراعت کی ترقی مین امداد دی - اور ہماری اغنیا نے اپنی دولت کا کچھ حصہ اِن کامونکی تکمیل پر لگا دیا - اپنے ملک کی مصنوعات کی خریداری

کے اجنبی اشیا کا استعمال ترک کردیا - اپنے بلاد کے صناعونکی حمایت کی اولاد کو تعلیم دلانی سے
ل اصول دین اور قواعد شریعت کی تعلیم دینا لازمی سمجھا جائے) معارف کو عام کردیا -
غربا کے بیٹون کو
مدرسہ کے ابناء کے حصہ کثیر کو دنیاوی علوم کی مکمل تحصیل کرادی - اور
ت درجہ پر لگادیا تو اسمین کوئی شک نہین کہ ہم اوس درجہ پر عنقریب پہنچ جائینگے جسپر اغیار
ہوا ہمکو دیکھنا نہین چاہتے "
مومن کریٹ کی امداد کے لئے ۵ - رمضان المبارک تک قسطنطنیہ کی انجمن دستگیری مظلومین
اس آٹھ لاکھ چھہ ہزار چند سو قرش جمع ہوئے تھے +
ایران نے سر عبدالقاسم خان - ناصر الملک جی - سی - ایم - جی کو جو خاص سفارت پر سالگذشتہ
المومنین - زار روس اور ملکہ معظمہ کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے - محکمہ مال کا وزیر مقرر کیا ہے - یہ
ملک کے لئے نیک فال تصور کی گئی ہے - کیونکہ خان موصوف صیغہ مال کی اصلاح اور تجدید کی
ت کی تائید اور اوس کے کرنے پر آمادہ ہین +
طیب وبکیس معمر عربی پاشا نے جوبلی کے موقع پر وطن واپس جانیکی اجازت ملنے کے لئے جو عرضداشت
ی وہ نامنظور کردی گئی تھی - اس پیرانہ سالی مین جلاوطنی ہی اوسکے لئے کم رنج وملال کا باعث تھی
ب خانگی جھمیلون نے اوسے اور پریشان خاطر کردیا ہے - سیلون ٹائمز مین پاشائے موصوف نے
ان دیا ہے - کہ میرا بڑا بیٹا محمد جسکی عمر ۳۶ برس کی ہے نافرمانبردار نکلا ہے - وہ اب سے
فرزند نہین رہگیا - اور مین اوسکے کسی فعل وحرکت کا ذمہ دار نہین ہون "
سادالاحساد اخبار بصرہ - ۲۹ - شعبان تک عساکر شاہانہ سے آڑھائی ہزار فوج بصرہ پہونچی
شلاق (چھاؤنی) التنومہ مین جو ساحل عرب پر بصرہ سے بجانب شرق ہے مقیم ہوئی +
بصرہ کے اعیان ومعززین نے ایکدن اس فوج کو نہایت تزک واحتشام کے ساتھ پرتکلف دعوت
جسمین تمام مقامی عہدہ دار اور وساء علاقہ بھی شریک ہوئے - کہانے کے وقت فوجی بینڈ اپنے
تحمات ولکش سے حاضرین کو مسرور ومبتہج کرتا رہا - ضیافت کے بعد آتشبازی چلائی گئی -
امیر المومنین خلد اللہ ملکہ کے لئے دعا مانگی گئی - اور مدعوین مقام اقامت کو واپس چلے گئے -
مزید کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ فوج کا ارادہ شوال کے مہینہ تک یہین مقیم رہنے کا معلوم ہوتا ہے
چونکہ ہٹیکہ دار کو ماہ رمضان کے لئے بھی جمیع لوازمات اور رسد وگودام بہم پہونچانیکا حکم صادر کیا گیا ہے -
اسکے ساتھ ہی وہی نامہ نگار یہ خوشخبری سناتا ہے کہ بانی فساد قاسم بن ثانی نے رحم وعفو شاہانہ
ملتجی ہوکر جلالت مآب مولانا السلطان کی خدمت مین عرضداشت ارسال کی ہے - اور کمال
یقراری کے ساتھ شاہی جواب کا انتظار کررہا ہے - ظن قوی ہے کہ قسطر (گستر) پر غالبًا توپخانہ
امین ہوگی - اور امیر مذکور حضرت شاہانہ کے عفو وکرم سے خوشحال ہوکر اپنی امارت کے مرکز کو واپس چلا جائیگا -
قیصر جرمن نے اپنی سیاحت کا پروگرام بدل دیا ہے - اب وہ پہلے قسطنطنیہ اور پھر وہانسے بیت المقدس
شریف لیجائینگے - چنانچہ امیر المومنین نے ۳ - فروری کو ارادہ سنیہ شاہانہ صادر فرمادیا تھا - کہ جلالت
قیصر کے استقبال کے لئے اونکی شان کو شایان تعظیم وتکریم اور سلطان حفاوت واحتفال مین کوئی
قسر باقی نہ ہو - شہر کی سجاوٹ اور آراستگی کا خرچ سلطان المعظم اپنی جیب خاص سے عطا فرمائینگے
اس ارادہ سنیہ مین حکم دیا گیا ہے کہ قیصر ممدوح کے استقبال کے واسطے بیت المقدس مین جملہ
تمام کی عثمانیہ فوج جمع ہو - اور اونکے افسر صرف وہی ہون جنہون نے جرمنی کے مدارس حربیہ
مین تکمیل تحصیل کی ہے - علاوہ بریں اس مہمان عزیز کی خاطر وتواضع اور مہمانداری کے لئے دولتلو
نیش پاشا مال وزیر خارجیہ وسابق سفیر عثمانیہ متعینہ برلن کے زیر صدارت ملکی ڈیپوٹیشن بیت المقدس
کو بھیجا جائیگا - المؤید لکھتا ہے کہ قیصر ولیم کی اس دوسری ملاقات سے جو اس جنگ کے بعد جسمین
امیر موصوف دولت علیہ کی مخلص دوست اور مددگار رہے ہین وقوع مین آنیوالی ہے - صاف
ظاہر ہورہا ہے کہ مسئلہ مشرقی کے متعلق دونون سلطنتین اب کسی مستحکم پالیسی کے اختیار کرنیکا
فیصلہ کرلینگی - اور موجودہ ذاتی دوستی ومودت جسکی صداقت پچھلے حوادث مین ثابت ہوچکی ہے - عملی اتحاد
واتفاق - ملکی سیاسی کی صورت مین متبدل ہوجائیگی - پہلی ملاقات مین رخصت ہونیکے وقت
قیصر نے امیر المومنین کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ مین پکڑکر کہا تھا - کہ "مین آپکی عظیم الشان مہمانداری اور خاطر
مدارات کو کبھی فراموش نہین کرونگا - اور تا دم زندگی آپکو دوست مخلص سمجھونگا" - اسکے جواب مین امیر المومنین
نے ارشاد فرمایا تھا کہ "مین بھی اسی طرح آپکو رفیق مخلص سمجھونگا" - کوئی تعجب نہین کہ اس ملاقات سے
یہ رفاقت اخوت صادقہ کی صورت اختیار کرلے +
افسوس ۱۲ - فروری بروز شنبہ سہ پہر کیوقت امیر المومنین کی ہمشیرہ صاحبزادی عفت مآب
شہزادی خدیجہ سلطانہ جنکی طبیعت کچھ عرصہ سے ناساز تھی انتقال کرگئین - انا للہ وانا
الیہ راجعون - شہزادی موصوفہ کا جنازہ دوسرے دن اٹھایا گیا - دربار ہمایون کے تمام اعلی
عہدہ دار ہمراہ تھے - معصومہ کو محلہ بشکطاش کے تکیہ یحیی آفندی مین دفن کیا گیا - ۱۳ - فروری
کو تمام وزرا اور اعیان سلطنت ماتم پرسی کیلئے امیر المومنین کی خدمت مین حاضر ہوئے -
یورپ کے تمام فرمانروایون کیطرف سے بھی ہمدردی کے تار موصول ہوئے - اس سانحہ غم افزا کی
وجہ سے شنبہ کی شام کی شاہانہ دعوت افطار کو منسوخ کردیا گیا -
قسطنطنیہ کی ایشیائی محلہ حیدر پاشا مین ڈیڑھ لاکھ پونڈ کے خرچ سے شاہی مدرسہ طبابت
تعمیر ہورہا ہے - جسکی عمارت تین برس مین ختم ہوگی - وزارت حرب اور وزارت مال آدھا آدھا
خرچ دینگی - ابتک اول الذکر وزارت ۵۱۴۳۳ پونڈ اور وزارت مال ۱۸ ہزار پونڈ خرچ کرچکی ہے -
مگر اب تک جو کام ہوا ہے - وہ اس خرچ کے مقابلہ مین بے حقیقت سا معلوم ہوتا ہے +
گورنمنٹ عثمانیہ نے ولایت کوسودا (متصل سرویا) کی فوجی پولیس کی تعداد بڑھادی ہے -
یلدز سمرا ہمایون کے ہسپتال کی اور ۲۷ شفایاب سپاہیون کو جو آٹھ ماہ وہان زیر علاج رہے حسب معمول
سابق جنگی تمغے اور شاہی عطیات عطا کرکے گھر ونکو رخصت کردیا گیا +
امیر المومنین نے جنگی بیڑہ جہازات کے اول اور دوم ڈویژن کے افسرون اور ملاحونکو جو افطار
کے لئے محل ہمایون حاضر نہین ہوسکتے تھے - ایک ایک مہینہ کی تنخواہ کے مساوی رقم بطور انعام
انظار بھیجدینے کا حکم صادر کیا ہے +
تھیسلی کی افواج شاہانہ کو رسد بہم پہونچانیکی ٹھیکہ دار ان کے ساتھ چاول - گوشت اور بسکٹون کے
لئے پہراز سرنو ٹھیکہ کیا گیا ہے - جس سے ظاہر ہورہا ہے - کہ ابھی فوجکو وہانسے واپس آنیکی کوئی آثار
نہین ہین +
امیر المومنین نے حضرۃ الفاضل السید محمد طاہر بک محرر جریدہ معلومات کو جنگی تمغہ - کرچ کے
روسی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور اوسکے نائب غازی بک کو طبقہ مجیدیہ کے نشان ان خدمات کے
عوض جو ان اصحاب نے شہر مذکور کے ترکی قونصل اور ترکی رعایا کی کی ہین - عطا فرمائے ہین کرچ روسی
علاقہ کریمیا مین جو کبھی بحر بون تک تاتاریون اور ترکون کے ماتحت رہا تھا واقع ہے -
بلگیریا وٹرکی - رائیٹر ایجنسی اور انگریزی اخبارات کیطرح بلگیریا کے نیم سرکاری اخبار میر نے
کچھ عرصہ ہوا لکھا تھا - کہ بلغاری ایجنٹ مارکوف نے بمقام اوسکب اور اوس کے قرب وجوار مین
بلغاریون پر جبر وستم ہونیکے متعلق بالعالی کو شکایتی مراسلہ لکھا ہے - حقیقت امیر لکھتا ہے
کہ بلگیریا بابا جگرار ریاست ہے - اوسکا ایجنٹ حکومت سنیہ کو مراسلہ لکھنے کا منصب نہین رکھتا -
بلکہ صرف وزیر داخلیہ کے حضور حاضر ہوکر عرض کرسکتا ہے - اس کے بعد اخبار مذکور میر کی بیان
کی کامل تردید کرتا ہے - چنانچہ ۸ - فروری کو بالعالی نے بھی اپنے سفراء کو باضابطہ اطلاع دیدی
کہ بلغاری ایجنٹ نے کوئی مراسلہ نہین لکھا +
خلیفۃ المسلمین ایدہ اللہ بہ الدین - نماز جمعہ کے بعد بتاریخ ۱۱ - فروری بازار یلدز سرا کو تشریف
لیگئے - مشیر رضا پاشا وزیر حرب - مشیر ذکی پاشا افسر توپخانہ عامرہ - مشیر شفقت پاشا کمانڈر دوم

ہندوستان

بمبئی میں طاعون کی تیزی میں روز افزوں ترقی ہوتے جانے پر مجلس انتظام نے قاعدہ جاری کردیا تھا - کہ جو شخص مرے اُسکی نسبت یا تو ڈاکٹری سارٹیفکٹ پیش کیا جائے کہ وہ طاعون یا کسی مرض وبائی سے نہیں مرا - یا متوفی کے جسم کا مرگھٹ یا مدفن پر معائنہ کیا جائیگا - اسپر عام ناراضگی پھیلگئی - اور چونکہ جہالت یا حمیت جاہلیہ کا مادہ مسلمانوں میں نسبتاً زیادہ موجود ہے - اُن کی ناراضی نے جلد عملی صورت اختیار کرلی - ۵ - مارچ کو چند بوہروں نے نل بازار کے قریب ایک تفتیش کنندہ جماعت پر حملہ کیا - مگر فساد زیادہ بڑھنے نہ پایا - اور کئی مفسد گرفتار کرلئے گئے - دوسرے دن مسلمانوں نے اس نئے قاعدہ کے برخلاف گورنمنٹ کی خدمت میں میموریل بھیجنے کے لئے عام جلسہ کیا - اس عام ناراضگی کو دیکھکر نواب گورنر بہادر نے مختلف قوموں کی معززین کے ڈیپوٹیشنوں سے ملاقات کرنے لئے بدھ (۹ - مارچ) کا دن مقرر کیا جسدن بدقسمتی سے بمبئی میں ایسا طوفان بے تمیزی برپا ہوگیا - جسکی نظیر ایکطرح سے بمبئی کی گذشتہ تاریخ میں نہیں مل سکتی - اس طوفان کی ابتدا پہلے مدن پورا محلہ سے شروع ہوئی - جہاں اہل محلہ نے ایک تفتیش کنندہ جماعت پر حملہ کیا - اور پولیس پر پتھر برسانے شروع کردیئے - حتی کہ پولیس ایسے نرغہ میں مبتلا ہوگئی کہ مسٹر دستور چہارم پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے اُسے باڑھیں مارنے کی اجازت دیدی جنسے کئی حملہ آور سخت مجروح ہوکر گر پڑے - دریں اثنا فساد کی خبر دوسرے محلوں میں پہنچگئی اور جابجا ہنگامہ و بلوہ برپا ہوگیا - گرانٹ روڈ پر دو گورہ سپاہی جان سے ماردیئے گئے - پولیس کے یورپین افسرونکی بری گت بنائی گئی - مسٹر ڈاسن انسپکٹر حفظان صحت نے دو دیسیوں کو پستول سے گرایا - اور تیسرے کو نشانہ بنانے ہی لگے تھے کہ اُسنے پستول کی نالی مسٹر مذکور کیطرف کردی اور وہ گولی لگتے ہی ہلاک ہوگئے - آخر فوج کے پہنچ جانے پر شام کو کسی قدر امن قائم ہوگیا - اگر فوج وقت پر نہ پہنچ جاتی تو بمبئی میں کچھ عرصہ کے لئے بدمعاشونکی حکومت ہوجاتی - جو اس قلیل عرصہ میں بھی چند وبائی ہسپتالونکو جلانے اور دیگر نقصان پہنچانے میں کامیاب ہوگئے - نواب گورنر نے نواب گورنر جنرل کو بذریعہ تار اس حادثہ کی خبر دی - جسپر نواب وائسرا نے اظہار تاسف کرکے مجروح افسرونکی مزاج پرسی کی - بمبئی میں پہلے بھی اکثر فساد ہوتے رہے ہیں - مگر وہ صرف ہندو مسلمانوں میں ہوتے تھے - یورپینوں سے کوئی تعرض نہیں کرتا تھا - اس فساد میں کل دیسی بلاتمیز مذہب یورپینوں پر حملہ آور ہوئے - اس سے گورنمنٹ پر واضح ہوگیا ہوگا کہ طاعونی قواعد نے گو وہ سراسر ابنائے ملک کی بہتری اور سلامتی کے لئے وضع کئے گئے ہیں - دیسیونکی رسم و رواج کے نقیض ہونیکی وجہ سے یہاں کی دو متضاد عناصر کو بھی اُنکی مخالفت پر کیسا متفق کردیا ہے - ۹ - مارچ کے بلوہ میں چار آدمی قتل تین نہائت سخت زخمی - اور تین پولیس افسر مجروح ہوئے مسٹر دستور بھی زخمی ہوا - بعد میں معلوم ہوا کہ تین یورپین اور سات بلوائی ہلاک ہوئے - اور ساٹھ ملزم اُسی دن گرفتار کئے گئے - ۱۹ مارچ سے بعد کوئی بلوہ نہیں ہوا - فوج دن رات بازار میں گشت کرتی رہتی ہے - تلاشی پر اکثر گھروں سے لاٹھیونکی مقدار کثیر برآمد ہوئی ہے - ایک مسلمان قلی کا بیان ہے کہ جمعہ کی صبح کو اچانک حملہ آور ہوکر تمام فرنگیونکو جو بازاروں میں ملیں قتل کردینے کی صلاح کی گئی تھی - ۱۱ - مارچ کو ۱۵ - ہزار قلیوں اور ۵ - ہزار گاڑیبانوں نے جو بندرگاہوں میں کام کرتے تھے کام چھوڑ دیا کہ ہماری عدم موجودگی میں ہمارے گھرونکی تلاشی لیجاکر گھر والوں کو کمپوں میں پہنچا دیا جاتا ہے اور مکان کھلے چھوڑ دیئے جاتے ہیں - مگر حکام کی جدوجہد سے یہ لوگ سیدھے ہوگئے - ۱۱ - مارچ تک ۱۰۹ آدمی گرفتار ہوچکے تھے - ہر روز اور بھی پکڑے جارہے ہیں - چار مجروحین کے مرجانے سے دیسی مقتولین کی تعداد ۱۲ - مارچ تک ۱۱ - ہوگئی تھی - مزید بلوہ کا اندیشہ باقی ہے +

کیوبا کے صدر مقام ہوانا میں جو امریکن آہن پوش موسومہ "مین" اڑگیا تھا - اُسکے متعلق اخبار نیویارک ہیرلڈ نے اُن اشخاص کو جو اس امر کا قاطع ثبوت دیسکیں کہ فلاں شخص یا اشخاص کی شرارت سے یہ حادثہ ہوا ہے - پچاس ہزار ڈالر انعام دینے کا اشتہار دیا ہے!! - اس جہاز کے معدوم ہوجانے سے ہسپانیہ اور صوبجات متحدہ کی بحری طاقت جہازوں اور توپونکی تعداد و جسامت کے لحاظ سے بالکل برابر ہوگئی ہے - صرف اسی جہاز سے امریکہ کا پلڑا بھاری تھا - لیکن دونوں سلطنتوں کی باہمی آزادگی کے باوجود زیادہ تر شبہ خود اہالی کیوبا کی نسبت کیا جاتا ہے کہ دونوں ملکوں میں تلوار چلادینے کے لئے شائد اُنہوں نے یہ کارروائی کردی ہے +

ذکا خیل - مکبر خیل - کوکی خیل اور آکا خیل قبائل کو اطاعت پذیری کے لئے ۷ - مارچ تک مزید مہلت دیگئی تھی - تاریخ مذکورہ تک اُنھوں نے کل اسلحہ و جرمانہ مطلوبہ تو ادا نہیں کئے - مگر ایسا کرنا شروع کردیا ہے جس سے پختہ یقین ہوگیا ہے کہ اب لڑائی کی ضرورت نہیں پڑیگی - خیبر رائفل کے ۵ - ذکا خیلی بلا اسلحہ اور پانچ سپاہی جو مفرور ہوگئے تھے معہ اسلحہ سرکاری فوج میں واپس آگئے ہیں - اس سے بھی ظاہر ہورہا ہے کہ ذکا خیلی اب سیدھے راہ پر آگئے ہیں +

وادی توخی کے مقام میراں شاہ میں نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب نے ۱۱ - مارچ کی سہ پہر کو دربار منعقد فرمایا - جس میں مختلف قبائل کے ۱۲۰ ملک حاضر ہوئے - نواب ممدوح نے انگریزی میں تقریر کرکے اول واقعہ میزار کیطرف اشارہ کیا کہ تم لوگوں نے بلا کسی اشتعال کے یہ مفسدہ برپا کیا - پھر چھ مداخیلی قیدیونکی نسبت گورنمنٹ کا فیصلہ اُنکو سنایا - جو حسب ذیل تھا - سدا خاں کا رشتہ دار ڈنڈی رہا کردیا جائے (چنانچہ وہ دربار میں لاکر اُسیوقت رہا کردیا گیا) - سداں خاں اور باقی چاروں تا مرضی سرکار بطور یرغمال نظربند رکھے جائیں - آخر میں نواب ممدوح نے بیان کیا کہ مابدولت وادی توخی میں اپنی پہلی تشریف آوری کی یادگار میں ملک لوگونکو ایکہزار روپیہ نقد تحفتاً عنائت کرتے ہیں" - تقریر کا ترجمہ مسٹر لوریمر پولیٹکل افسر نے کیا تھا - تقریر کے خاتمہ پر ملکوں نے - سدا خان کی رہائی کے لئے عرضی پیش کی اور خود برہنہ سر کھڑے ہوکر یکزبان عرض کیا کہ سدا خان ہمارا باپ ہے اُسکے بغیر ہم کوڑی کے نہیں - عرضی کا ترجمہ سنکر نواب لفٹنٹ گورنر نے فرمایا کہ گورنمنٹ کا فیصلہ اب نہیں بدل سکتا - اسپر ملکوں نے عرض کیا کہ اُسے کم از کم ٹوچی میں نظربند رکھا جائے اور کہیں نہ بھیجا جائے - نواب موصوف نے اس درخواست پر غور کرنیکا وعدہ کیا - اور پھر دربار برخاست فرماکر عیدک کو روانہ ہوگئے - دربار میں مسٹر اینڈرسن کمشنر ڈیرہ جات اور جنرل ایجرٹن بھی جو نواب ممدوح کو بنوں جاملے تھے شریک تھے +

لاہوری ہمعصر سول گورنمنٹ کو خیبر پر مدامی طور پر قابض رہنے اور پشاور سے لنڈی کوتل تک ریلوے لائن بنانے کا قابل قدر مشورہ دیکر جسکی ضرورت ہم بھی کئی دفعہ ظاہر کرچکے ہیں - خدا معلوم کن وسائل اور اسناد کی بنا پر یہ تحریر کرنے کی جرأت کرتا ہے کہ ملک کے کئی دیگر حصوں میں بیشمار خفیہ انجمنیں موجود ہیں - گورنمنٹ کو سرحد پار کے مفسدوں اور مفسدہ پرداز اجتماعوں کی بیخکنی کے ساتھ ہی ساتھ ایں روی سرحد کے شریروں کا بھی قرار واقعی انتظام کرنا چاہئے - بمبئی اور پونا کے مفسدہ پرداز ملک کے دوسرے حصوں کے شریروں کے مقابلہ پر کوئی حقیقت نہیں رکھتے - مذہبی خبط اور پرجوشی کئی سروں کا بھوت ہے - اور اُس کے بیشمار سروں کو توڑنے کے لئے ہم کو حسب حال مستعدی سے کام لینا چاہئے +

لکھنؤ کی گورہ فوج میں انٹرک بخار کثرت کے ساتھ پھیل رہا ہے - ۵ مارچ کو ایک لفٹنٹ جو ولائت سے ابھی آیا تھا - اسی بخار سے فوت ہوگیا +

حملہ مالاکھنڈ اور فساد سوات کی نسبت ابتک خیال تھا کہ وہ بالکل اچانک اور یکبارگی وقوع میں آیا - مگر اب معلوم ہوا ہے کہ یہ مواد برسوں سے پک رہا تھا - اور میجر ڈین پولیٹکل افسر و گورنمنٹ کو اُسکی خبر تھی - اور وہ اس فساد کے منتظر بھی تھے - البتہ اُنکو اُس کے اس قدر جلد وقوع میں آنے کی توقع نہ تھی +

جنرل لوکہارٹ صاحب کا ارادہ ۱۲ - مارچ کو ولائت جانیکا تھا - جو پھر ملتوی ہوگیا وہ ۷ کو پشاور سے جمرود - ۸ - کو علی مسجد - اور ۹ مارچ کو لنڈی کوتل کو جاکر ۱۰ - کو واپس آگئے - قافلوں

روانگی کے لئے وہ نومبر لا - مارچ سے کھول دیا گیا ہے - عام افواہ ہے کہ جنرل لوکھارٹ علاقہ
ہ سے ہندوستان کے سپہ سالار نہیں ہونگے ٭
اب گورنر جنرل ہز ایکسلنسی کی وجہ سے براہ موری نہیں جائینگے بلکہ غالباً پٹھان کوٹ ریل پر
براہ کلو شملہ رونق افروز ہونگے ٭
کمیشن تحقیقات قطع ۲ و ۴ کے بجائے ۴ و ۵ اپریل ۱۸۹۸ء کو لاہور میں اجلاس کریگی ٭
ھما کے مقام وائنگ میں ۲ - مارچ کو کاچینیوں نے دو افسر اور جنگی پولیس کے چار سپاہیوں کو
ھوکہ سے قتل کر دیا - دوسرے دن مسٹر بروں نے کاتھا سے جاکر مقام مذکور پر حملہ کیا اور اُسے
جلا دیا - ڈپٹی کمشنر ڈیڑھ سو سپاہی لیکر کاتھا سے اِن دیہات کو جو ضلع کے شمالی حصہ میں ہیں گئے ہیں
لیب وائسرائے کی والدہ ماجدہ ولایت میں فوت ہو گئی ہیں - جنپر وہ تمام جلسے اور دعوتیں جو گورنمنٹ
وس میں دی جانے والی تھیں - ملتوی کر دی گئی ہیں ٭
منائی کمپ کے بجٹ پر جو دریائے بارہ کے بائیں کنارہ پر تھا - ۱۱ - مارچ کی رات کو پندرہ یا بیس ذکا خیلوں
نے حملہ کیا - مگر چونکہ اس امر کی خبر پہلے سے معلوم تھی - اور دو تین سو آدمی فوراً کمک پر پہنچگئے تھے -
شمن کو خود آہٹا دیا گیا - ہمارا ایک گورکھا سپاہی سخت اور ایک لفٹنٹ زخمی ہوا ٭
ضابطہ فوجداری کا مسودہ ۱۱ - مارچ کو لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس میں پیش ہوا - اِس مسودہ سے پہلے
قانون ٹی اکخانہ کے مسودہ پر کمیٹی کی رپورٹ پیش اور دیگر ضروری معاملات طے کر لئے گئے تھے - مسودہ میں تقریباً
چھ سو دفعات ہیں - جنکو سپرنٹنڈنٹ نے تیار کیا ہے ممبروں نے تخمیناً ۱۰۰ ترمیمیں پیش کیں جنمیں سے
اہم سر گریوتھ ایوانس صاحب کی یہ ترمیم تھی کہ "زیر دفعہ ۱۰۸ اڈیٹر اخبار یا پرنٹر یا پبلشر پر گورنمنٹ عالیہ -
کل گورنمنٹ یا خاص طور پر اختیار دیئے گئے افسر کی اجازت کے بغیر مقدمہ نہ بنایا جا سکے" شام
ک اجلاس ہوتا رہا جسمیں تقریباً کل ممبروں نے زور دار تقریریں کیں - مسٹر جیمز سابق کمشنر سندھ نے
بعض زیادہ چوٹیں اُن ترمیموں پر کیں جو مسودہ میں نظر ثانی کے وقت کیگئی تھیں - اُنپر سر گریوتھ بہت
برافروختہ ہوئے اور ایک دفعہ بحث میں ایسے گرم ہوئے کہ مسٹر جیمز کو آداب شناسی کی ہدایت کیجائیکی
پریسیڈنٹ سے درخواست کی - مگر بعد میں خود اُنہیں کو پریسیڈنٹ (نواب وائسرائے) کیطرف سے
ایسی سرزنش ہوئی سارے دن میں صرف بیس ترمیموں کا فیصلہ ہوا - باقی ۸۰ دوسرے
دن پر ملتوی رکھی گئیں جنکا تصفیہ ہو کر نیا ضابطہ فوجداری ۱۲ مارچ کو پاس ہو گیا ٭
مہاراجہ پٹیالہ بعارضہ فالج ۹ - ماہ حال کو فوت ہو گئے ٭
نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب وادی ٹوچی سے ۱۲ - ماہ حال کو بنوں سے واپس تشریف لے آئے ٭
میلہ چراغاں گلاھور اور عرس داتا علی ہجویری ۲۶ - ۲۷ - مارچ بروز آخری شنبہ و اتوار
قرار پایا ہے ٭

تازہ ترین خبریں معہ مختصر حواشی

لنڈن ۱۶ - مارچ - چین کی شامت - انگلستان و جرمنی سے چین نے قرضہ لینے کا جو انتظام کیا ہے
روس اور فرانس نے اُسپر معترض ہو کر معاوضہ کا مطالبہ کیا ہے - جاپان تقاضا کر رہا ہے کہ چین تحریری
اقرار کرے کہ مئی آئندہ میں تاوانِ جنگ ادا کر دیا جائیگا - چینی سفیر متعینہ سینٹ پیٹرزبرگ اصرار کر رہا ہے
روس بندر آرتھر کو خالی کرے - روس ٹال مٹول کر کے جواب دیتا ہے کہ ہماری وہاں موجودگی چین کے
لئے مفید اور قیام امن کے موید ہے - اسی تاریخ خبر آئی کہ روس بندر آرتھر کو اجارہ پر لینے کے لئے
چین سے نامہ و پیام کر رہا ہے ٭
ایضاً مغربی افریقہ - نائجر کمپنی نے سکوٹو کو فوج بھیجی ہے کہ اگر فرنچ دریائے نائجر سے
بزور کر کے پیچھے ہٹنے سے انکار کریں تو فوج مذکور سلطان سکوٹو کی امداد کرے ٭
ایضاً - اسٹریا میں خرابی - آسٹریا کی وزارت قومی اور آئینی مشکلات کے مقابلہ سے عاجز آکر مستعفی
ہو گئی ہے - اب کونٹ تھن وزیر اعظم بنائے گئے ہیں ٭
ایضاً - مصر و حج - مجلس قسطنطنیہ نے گورنمنٹ مصر سے سفارش کی ہے کہ طاعون کے اندیشہ
سے حج کے لئے لوگوں کا جانا بند کر دے - اگر گورنمنٹ ٹونس بھی عنقریب حج کی ممانعت کرنے والی ہے
برخلاف اسکے ہماری گورنمنٹ کی طرح گورنمنٹ عراق نے حج کی بندش ہٹا دی ہے - ایڈیٹر
لنڈن - ۷ - مارچ - چین سے روس نے حسب ذیل مطالبے کئے ہیں - اُنہیں شرائط کے مطابق
جن پر کیاشو جرمنی کو دیا گیا ہے - بندر آرتھر اور ٹالین واں پر شاہی حقوق روس کو دیئے جائیں - اور
مقام ٹیونا سے ٹاکن اور بندر آرتھر تک ریل بنانے کی اجازت دی جائے - بصورت انکار روس نے مانچوریا
میں فوج بھیجنے کی دھمکی دی ہے - اور جواب پانچ دن کے اندر مانگا ہے ٭
مسٹر کرزن نے دار العوام میں اِن مطالبات سے لاعلمی ظاہر کی - تاہم اِس خوفناک خبر سے
جس سے چینی مسئلہ کے متعلق روس اور انگلستان میں جنگ چھڑ جانیکا احتمال ہو سکتا ہے سرکاری تمسکات
کا بھاؤ بہت گر گیا - لنڈن کے ایک ہواری رسالہ کے فروری نمبر میں ایک واقفکار شخص نے بروئت
مضمون شائع کر کے لکھا ہے - کہ گذشتہ چالیس سال میں ہماری گورنمنٹ کی پالیسی چین کے متعلق
بہت کمزور و بودی رہی ہے - اور ہمارے سفیر اور سفارتی ایجنٹ کمال نالیاقتی ظاہر کرتے رہے ہیں
اسیوجہ سے آج ہمکو وہاں ذلت پر ذلت برداشت کرنی پڑ رہی ہے - برخلاف اِس کے روس بڑے تحمل
اور ثابت قدمی کے ساتھ اپنے کام میں مشغول رہا ہے - اور یہ یقینی امر ہے کہ وہ مانچوریا کو جلد ہضم کر لیگا ایڈیٹر
ایضاً - سڈان - سردار کچنر کا ہیڈ کوارٹر اسوقت بربر میں ہے - اور بربر سے لیکر اتبارا تک وہ نہایت
مضبوط مقامات پر قابض ہے - عثمان دقنہ شنڈی سے چالیس میل بجانب شمال بڑھ آیا ہے ٭
ایضاً - فساد میاران - صوبہ کرمانہ کے ایرانی گورنر نے باغیوں کو قلعجات گیہ و قانوخ سے
نکالدیا ہے - مسٹر گریوز کے قاتل پہاڑوں کو بھاگ گئے ہیں - اب اُنپر وہاں حملہ کیا جائیگا ٭
لنڈن - ۸ - مارچ - امریکی جنگی تیاریاں - پریسیڈنٹ کی اجازت سے پارلیمنٹ
میں سوون پیش کیا گیا ہے کہ ملک کی حفاظت اور جنگی تیاریوں پر پانچ کروڑ ڈالر (پندرہ کروڑ روپیہ) اِس
سال خرچ کئے جائیں - (یہ مسودہ دوسرے دن باتفاق رائے پاس ہو گیا) ٭
ایضاً - سرحدی پالیسی - گذشتہ رات لارڈ رابرٹس نے شب گذشتہ دار الامرا میں سرحدی فساد اور
سرحدی قبائل کے تعلقات کی طرف توجہ دلا کر بیان کیا کہ جس پالیسی کو پیشقدمی کی پالیسی کہا
گیا ہے اُسکو اختیار کرنیکی ضرورت اس امر سے لاحق ہوئی تھی - کہ روس ہماری سرحد سے اسقدر
قریب ہو گیا ہے - کہ وہ جسنے وہ ہمپر اچانک حملہ کر سکتا ہے - یہ پالیسی پیشقدمی کی نہیں اُسکا مطلب یہ ہے
کہ سرحد پر جہاں ابتک بدامنی مستولی رہی ہے - اپنے اقتدار کو وسیع کیا جائے - عدم مداخلت کی
حکمت عملی بالکل ناکارہ ثابت ہو چکی ہے - اور یہ سخت لازمی ہے کہ ہم بتدریج اور احتیاط کے ساتھ
کل سرحدی علاقہ پر اپنا سیاسی اقتدار بڑھاتے رہیں - اِن فسادوں کے دوران میں چترال اور
بلوچستان میں بالکل امن رہا ہے - یہ امر پیشقدمی کی حکمت عملی کی فوقیت کا بہترین ثبوت ہے - اِس کے
بعد نواب ممدوح نے جنرل لوکھارٹ اور اُن کی ماتحت فوج کی تعریف کر کے ارشاد کیا کہ اگر ہم آفریدیوں
کے علاقہ میں اپنی حکومت قائم کر لیں - تو مجھے پختہ یقین ہے کہ آفریدی نہ صرف امن پسند ہمسائے
بلکہ ہمارے بہادر اور جانثار سپاہی بن جائینگے - اسبات کا ہر وقت خیال رکھا جائے - کہ روس ہندوکش
سے ورے قدم نہ رکھنے پائے ٭
لارڈ اونسلو نائب وزیر ہند نے جواب دیا کہ لارڈ رابرٹس کی تجاویز پر عمل کرنے سے بیشمار خرچ کرنا پڑیگا
جس سے ہندوستان کی اندرونی ترقی رک جائیگی - اِسکے بعد وزیر موصوف نے اُنہیں اُمور کو دوہرایا -
جو گورنمنٹ سرحدی پالیسی کی نسبت بیان کر کے اپنا منشا ظاہر کر چکی ہے ٭
لارڈ نارتھ بروک نے گورنمنٹ کی پالیسی کو بہت پسند کیا - لارڈ لینسڈون نے کہا کہ گورنمنٹ کی
پالیسی ہے کہ خیبر اور گومل درہ کو کھلا اور قبائل پر ایسا اقتدار رکھا جائے کہ اُن کے معاملات میں

اشتہار الربانیات الجنان
یہ دیوان رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے منقبت میں مولوی
سید تقریر علی صاحب ساکن جگرانوں
ضلع لودیانہ نے حال میں تالیف
کیا ہے رسول کریم کے فضائل
باوصاف سلیس اردو نظم میں
اس عمدگی سے بیان ہوئے ہیں
کہ عاشقان مع جناب سالک آپ
مرکو دیکھکر خوش ہو جائیں -
قیمت فی جلد ... ۵ ...
منیجر و وکیل امرتسر
نور الشمعہ فی فضل الجمعہ
یہ رسالہ اثبات احتیاطی جمعہ میں
دلائل قویہ سے لکھا گیا ہے جسمیں
شبہات مانعین کے ذکر کر کے
کسی کے نام لینے کے بغیر جواب
انکا جواب آپنا دیا ہے کہ خطبہ
انصاف نگاری کی تعجب خیز
بعض شذوذ و ناضلوں کی تصدیق
بھی ہے منصف مزاجوں کو
رفع شبہ کر کیلئے اسکا دیکھنا
ضروری ہے ... ۳ ... علاوہ محصول ڈاک
نیت
منیجر و وکیل امرتسر

اقل ترین مداخلت ہو +

لارڈ رپن نے قبضہ درہ خیبر کی سخت مخالفت کرکے - تاکید کی کہ ہمیں قبائل کو دوست بنانا چاہئے

لنڈن - ۸ مارچ - کوریا کی مجلس وزارت نے وزیر خارجیہ پر الزام لگایا ہے کہ اُسنے مجلس وزرا سے مشورہ کرنے کے بغیر روس کو جزیرہ آہو کا پٹہ دیدیا ہے +

روس نے بندر آرتھر اور ٹالن وان کا اجارہ ۹۹ برس کے لئے طلب کرکے - ۸ - مارچ تک جواب مانگا ہے - مسٹر کرزن نے دارالعوام میں بیان کیا کہ اس معاملہ کے متعلق دریافت حال کے لئے پیکن اور سینٹ پیٹرزبرگ کو تار دیئے گئے ہیں +

چین نے جاپان کو تحریری اقرار حوالہ کیا ہے کہ مئی میں تاوان جنگ ادا کردیا جائے گا

ایضاً بحری تیاری - بحری اخراجات کے لئے اس سال گورنمنٹ نے پارلیمنٹ سے ۲۳۷۷۸۰۰ پونڈ مانگے ہیں - اس رقم میں ۶۳۴۰ جدید بحری فوج - تین نئے آہن پوش - چار کروزر اور چار یک مستولی جہازوں کا خرچ بھی شامل ہے - اور یہ رقم سال گذشتہ کے اسٹیمیٹ سے تقریباً بیس لاکھ پونڈ زیادہ ہے ۱۸۹۶ء میں ۴۹۰۰ اور ۱۸۹۷ء میں ۶۳۰۰ نئے آدمی بھرتی کئے گئے تھے یعنے ۱۸۹۸ء کے اضافہ سمیت تین برسوں میں بحری فوج کی نظامیہ حصہ میں ۱۷۵۴۰ آدمی بڑھ گئی - اور حصہ مذکور کی کل جمعیت ۱۰۶۳۹۰ ہوجائیگی - ہماری گورنمنٹ کی یہ مستعدی موجودہ حالات کے لحاظ سے بہت ہی قابل تعریف ہے - مگر سول کا بیان ہے کہ امیر البحری صیغہ کا انتظام کچھ ایسا واقع ہوا ہے کہ اگر ایک ہزار آدمی مستقل فوج میں داخل کئے جائیں - تو اس شمولیت کی وجہ سے بحری فوج کے ریزرو کے لئے بیس ہزار آدمیوں کو قواعد و مشق سکھانا معرض التوا میں پڑجاتا ہے - اور یہ ظاہر ہے کہ ریزرو کے بغیر مستقل فوج خواہ اسکی تعداد کتنی بڑی کیوں نہ ہو ٹھیک کام نہیں دیسکتی اسلئے مستقل فوج کا اضافہ موجودہ روش پر بعینہ اسکے مشابہ ہے کہ ایک ہاتھ کو کمزور کرکے دوسرے ہاتھ کو مضبوط کیا جائے - حالانکہ کوشش یہ ہونی چاہئے کہ دونوں ہاتھوں میں ٹھیک تناسب کی ساتھ قوت بڑھتی رہے - ایڈیٹر) +

لنڈن ۹ - مارچ چین و روس - روس اڈیسہ سے مشرق الاقصیٰ کو تا پرتو فوجیں روانہ کررہا ہے - اور چونکہ اُسکے اپنے جہاز اسی کام کے لئے کافی نہیں ہیں - اُسنے فرنچ جہاز کرایہ پر لینے کا انتظام کیا ہے جن میں سے پہلا پندرہ دن کے اندر دو ہزار سپاہ لیکر روانہ ہوگا +

جرمن نے چین سے مزید اجارہ شوفہ اور سٹانفو کے درمیان ریل بنانے کے لئے حاصل کیا ہے +

سینٹ پیٹرزبرگ - ۱۰ مارچ - زار نے شاہی فرمان صادر کیا ہے کہ جہازونکی تیاری پر معمولی خرچ کے علاوہ ۹ کرور روبل (روبل = ۲ روپیہ) خرچ کئے جائیں +

لنڈن - ۱۰ - مارچ - ٹائمز کی خفگی - ٹائمز ایک لیڈنگ آرٹیکل میں لکھتا ہے - کہ جنگ کریمیا کے بعد کسی وقت انگریزی قوم کی ایسی حالت نہیں ہوئی تھی جیسی کہ اب ہے - وہ دنیا کے کسی حصہ میں اسوقت اپنے جائز حقوق کی پامالی کو برداشت نہیں کرسکتی - وہ چین اور مغربی افریقہ دونوں جگہ اپنے اغراض کی اہمیت اور اپنے دعاوی کی راستی پر پختہ یقین رکھتی ہے +

ایضاً - مسٹر کرزن نے دارالعوام میں بیان کیا کہ کونٹ مورا ویف روسی وزیر خارجیہ نے سر نکلس اوکانر انگریزی سفیر متعینہ روس کو اطلاع دی ہے کہ ہم پورٹ آرتھر اور ٹالن وان کو مقررہ میعاد کے لئے اجارہ پر لینے اور نیز مانچوریا میں ریلوے تعمیر کی اجازت ملنے کے لئے نامہ و پیام کررہے ہیں - لیکن ہمنے وہانکی ملکیت ہرگز طلب نہیں کی - نہ فوج بھیجنے کی دھمکی دی ہے - مزید برآں اگر ٹالن وان ہمکو اجارہ پر مل گیا تو ہم چین کے دوسرے بندرگاہوں کی طرح اسے بھی آزاد بندر رکھینگے +

ایضاً - مسٹر گوشین وزیر بحری نے بحری اسٹیمیٹ دارالعوام میں پیش کرتے وقت کہا کہ ہمکو اپنی بحری طاقت میں ہر وقت اصلاح کرتے اور اُسے بڑھاتے رہنا لازمی ہے - ملک کو یہ اطمینان رکھنا چاہئے کہ اگر ہم برسر صلح ہوں - تو وہ صلح عزت کے ساتھ ہوگی - اور اگر خدانخواستہ ہمیں مصروف کارزار ہونا پڑا تو لڑائی میں مظفر و منصور رہینگے +

ایضاً - ملکہ معظمہ سمینر (جنوبی فرانس) کو روانہ ہوگئی ہیں -

لنڈن - ۱۱ - مارچ - سوڈان - سے فورتھ ہائی لینڈرز (گورہ گہاگرہ پلٹن) کو حکم دیا گیا ہے کہ انگریزی فوج کے بریگیڈ کو بربر میں جا ملے +

ایضاً - انگلستان و فرانس - شاہزادہ ویلز نے جنوبی فرانس کے شہر کینیز میں ایک نئی گوری کا بنیادی پتھر رکھتے وقت اپنی تقریر میں امید ظاہر کی کہ یہ رسم بنی نوع انسان کے مفاد کے لئے انگلستان اور فرانس کے باہمی دوستانہ تعلقات کے مزید استحکام کا باعث ثابت ہوگی +

ایضاً - چین و دول یورپ - برلن کی مالی کوٹھی کے قواعد کی رو سے چینی قرضہ کا اجرا ۲۱ - ۰ حال تک ملتوی کردیا گیا ہے -

انگریزی سفیر متعینہ پیکن نے بندر آرتھر اور ٹالن وان کا اجارہ روس کو دیجانیکی سخت مخالفت کی ہے کہ اس سے موازنہ قوت قائم نہیں رہیگا - چین نے دفع الوقتی کے لئے نامہ و پیام کو سینٹ پیٹرزبرگ منتقل کردیا ہے +

جرمنی جہاز ڈٹش لینڈ ہانگ کانگ پہونچگیا ہے - جہاں شہزادہ ہنری (برادر قیصر جرمنی) گورنر کا مہمان ہے

ایضاً لارڈ سالسبری کی طبیعت بدستور علیل ہے - وہ ایسٹر کے تیوہار سے پہلے جنوبی فرانس کو نہیں جاسکینگے

لنڈن ۱۲ - مارچ - کوریا میں روس کے مخالف اور موافق فریقوں میں خوب جوتی پیزار ہورہی ہے -

ایضاً - ہسپانیہ و امریکہ میں شاید چل جائے - اب پھر یہ افواہ مشہور ہوئی ہے کہ امریکن جہاز "مین" کا حادثہ اتفاقیہ نہ تھا - بلکہ کسی کی شرارت سے اڑا تھا - اسپر ہسپانیہ اور امریکہ کے تعلقات بگڑ جانے کا اندیشہ ہوگیا ہے - اور نیویارک کی مالی منڈی میں آج پھر تشویش سی پیدا ہوگئی +

دونوں ملک زور شور سے جنگی تیاریاں کررہے ہیں +

ایضاً - ٹرکی و بلگیریا کے درمیان روز افزوں مخاصمت کے پیدا ہوجانیکے آثار دکھائی دیرہے ہیں

ایضاً - مصر و حج - خدیو کی مخالفت کی وجہ سے حج کی ممانعت کا ارادہ ترک کردیا گیا ہے +

الاسلام - دربارہ عقاید اسلام

مسلمان گری تو ایسے بیڈھب تھے کہ انکے سنبھلنے کی کچھ امید نہ تھی - بارے اونہوں نے سمجھا کہ گرے - اور بیڈھب گرے - اونکی اس سمجھنے سے توقع ہوتی ہے کہ سنبھلینگے بھی - چنانچہ مکتب اور مدرسے اور انجمنیں اور سوسائٹیاں اور اخبار اور رسالے اور لکچر اور کیا اور کیا اسے سنبھلنے کی تدبیریں ہیں - اور اپنی اپنی جگہ سبھی اچھے ہیں - ہاں انکے دین کی حفاظت جیسی کہ چاہئے نہیں ہوتی - اور وہ ذرا ہے بھی مشکل - مگر تنکے کی اوجھل پہاڑ - اس سے کہ لڑکوں کو کسی مدرسہ میں داخل کردیا - اور اونہوں نے مدرسہ کی چیزونکے ساتھ بادل ناخواستہ دو چار مذہبی باتیں اس کان سنیں اور اوس کان اڑادیں - اور اتنے سے تو دین کی حفاظت ہونیسے رہی - دین کی حفاظت تو جب کبھی ہوگی اس سے ہوگی - کہ ہر ایک خاندان کے بزرگ مرد و زن بچپن سے لڑکوں اور لڑکیوں کو گھروں میں دین کی ضروری باتیں سکھائیں اور اپنے دین دارانہ نمونے اونکو دکھائیں اور یہ ظاہر ہے کہ سب سے مقدم اور ضروری امر بچوں کو تعلیم عقاید اسلام ہے - پس یہ چھوٹی سی کتاب الاسلام ہمنے اسی غرض سے تصنیف کی ہے - کہ مسلمان اسکو پڑھکر اپنے دین و مذہب سے واقفیت حاصل کریں - بڑے بڑے علماء و فضلاء نے اس کتاب کو نہایت عمدہ اور نہایت مفید بیان کیا ہے - اور اسکی بہت تعریف لکھی ہے - ریاست بہاولپور نے اسکو مدارس ریاست میں داخل تعلیم مذہبی کردیا ہے - جسطرح کوئی گھر نہیں جسمیں پانی اور آگ اور نمک اور ضرورت کی کل چیزیں موجود نہ رہتی ہوں - اسیطرح مسلمانوں کا کوئی گھر نہیں ہونا چاہئے جسمیں یہ کتاب نہو - اور جو آگ اور پانی اور نمک کے برابر بھی دین کی قدر نکرے اس سے کچھ بحث نہیں قیمت ۸ر محصولڈاک ۱ر ہے -

المشتہر خاکسار فتح محمد خان مصنف الاسلام ہوشیارپور پنجاب

مطبع روز بازار امرتسر میں شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ کی حکم سے چھپا